شہادت حسنین

ترجمہ

سر الشہادتین

تصنیف

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

ترجمہ

مولانا رضا احمد صمدانی

3822

3822

مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com

ذخیرہ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری، نقشبندی مجددی

جو 2001ء میں میاں صاحب نے

PUNJAB
UNIVERSITY
LIBRARY
LAHORE

CLASS NO.....................

BOOK NO.....................

S-369—Punjab University Press—10,000—29-1-2003

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ۔

اور مت کہو راہِ خدا کے شہیدوں کو مردہ۔

3822

شہادتِ حسنین

ترجمہ

سر الشہادتین

ذخیرہ
ادارہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی لاہور پاکستان

تصنیف

خاتم المحدثین حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ : مولانا ریاض احمد صمدانی

ناشر

مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com

3822

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ——— شہادتِ حسنین
ترجمہ سر الشہادتین عربی

تصنیف ———
87571
شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ

اردو ترجمہ ——— ریاض احمد صمدآنی

بار دوم ———

تعداد ——— ایک ہزار ۱۰۰۰

ناشر ——— مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ لاہور

تاریخ اشاعت ———

مطبوعہ ———

قیمت ———

ملنے کا پتہ

مکتبہ مجددیہ ۔ سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ ۔

مکتبہ حامدیہ ۔ گنج بخش روڈ لاہور ۔

مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ ۔

خوشنویس : سید احمد شاہ ضلع گوجرانوالہ

Marfat.com

3822

فہرست

مضمون	صفحہ
حالات مصنّف	۵
آغاز کتاب سر الشہادتین	۱۲
حکمت الٰہیہ	۱۵
اقسامِ شہادت	۱۶
شہادت امام حسین کی شہرت	۱۷
ارشاداتِ مقدمہ کی تشریح ۔	۱۹
حسنین کو ابن رسول کہنے کی وجوہات	″
آئینۂ جمال مصطفوی ۔	۲۲
سیرت امام حسن رضی اللہ عنہٗ	۲۶
شہادت امام حسن ۔	″
غیر مستند روایت (حاشیہ)	۲۷
آپ نے زہر دہندہ کا نام نہیں بتایا	۲۸
خونی طوفان کا آغاز	۳۱
امام الشہداء کی مدینہ منورہ سے روانگی	″
کوفیوں کے خطوط	۳۲
حضرت امام مسلم کی کوفہ آمد	۳۲
گورنر کوفہ کی معزولی	۳۳
ابنِ زیاد کا تقرر	″
کوفیوں کی بے وفائی	۳۵
امام مسلم کی شہادت	۳۶
امام حسین کا عزم کوفہ	″
دوستوں کی بیقراری اور مشورے ۔	۳۷
اندوہناک خبر	۳۸
حُر کی مزاحمت	″
دشتِ کربلا میں نزول اجلال	۴۰
ابنِ زیاد کا خط	″
بد نصیب سپہ سالار ۔	۴۱
حق و باطل کا خونچکاں معرکہ	۴۲
حُر بارگاہ حسینی میں ۔	۴۳
حُر کی فداکاری ۔	۴۴

Marfat.com

مضمون	صفحہ
تنہا است امام در صف اعداء	۴۴
شہید گلگوں قباء	۴۵
ستم بالائے ستم	۴۶
شہدائے اہلِ بیت	۴۷
بوقت شہادت حضرت امام کی عمر شریف	۴۸
سرِ امام نیزے کی نوک پر	〃
شہادت حسین کے متعلق احادیث و روایات	۴۹
شہادتِ امام کا اثر دل مصطفٰے پر ۔	۶۳
حضرت ام سلمہ کا بیان ۔	〃
لہو کی فراوانی ۔	۶۴
کائنات تاریک ہو گئی ۔	۶۵
زہر آلود گوشت	〃
آسمان رویا ۔	〃

مضمون	صفحہ
قاتلین امام کا عبرت ناک انجام	۶۶
شہادت امام پر جنوں کی آہ وزاری ۔	〃
زندہ و جاوید حسین	۶۸
عجیب واقعہ	۶۹
اختتامِ کتاب سر الشہادتین اہم مضامین از مترجم	۷۰
عشرۂ محرم اور ماتم	۷۲
یزید اپنے کردار کے آئینے میں ۔	۸۲
فہرست کتب ۔	۹۲

Marfat.com

حالاتِ مصنف

برِصغیر پاک و ہند میں حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی قدس سرہُ العزیز کی دینی اور علمی خدمات محتاجِ تعارف نہیں۔ رئیس المحدثین شاہ عبد العزیز محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ الباری آپ کے ہی سب سے بڑے فرزندِ ارجمند ہیں۔ آپ کی ولادت دہلی میں ۱۱۵۹ھ میں ہوئی۔ تاریخی نام غلام حلیم رکھا گیا آپ کا شجرہ نسب چونتیس واسطوں سے خلیفہ دوم امیر المومنین حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہُ سے جا ملتا ہے۔

شاہ عبد العزیز قدس سرہُ العزیز نے تمام علوم ظاہری و باطنی اپنے والدِ گرامی سے حاصل کیے۔ نہایت مختصر عمر میں تمام علوم عقلیہ و نقلیہ پر عبور حاصل کر لیا آپ کی یادداشت اور قوتِ حافظہ نہایت قوی تھی۔ صحاح ستہ یعنی صحیح بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ اور جامع ترمذی آپ کو ازبر تھیں۔ تعبیر رویا میں یگانۂ روزگار تھے اور اپنے وقت کے لاجواب خطیب تھے۔ آپ کے وعظ بڑے پُرتاثیر اور مدلّل ہوتے تھے دور دراز سے لوگ جوق در جوق آپ کے مواعظ سننے آتے۔ آپ بھی شب و روز درس و تدریس، وعظ و تبلیغ کے ذریعے لوگوں کی ظاہری و باطنی اصلاح میں مشغول و مصروف رہتے لوگ اپنے مقدمات نکاح وغیرہ دیگر ضروریات دینی و دنیاوی میں آپ کی طرف رجوع کرتے۔ آپ نہایت حکیمانہ اور مشفقانہ انداز سے ان

Marfat.com

کی تسلّی وتشفی فرماتے اور ان کے تنازعات کا فیصلہ فرمایا کرتے تھے۔

ہندوستان میں اس وقت برطانیہ کی عملداری تھی پورے ملک پر نصاریٰ مسلّط تھے۔ عیسائی پادری اور منادسادہ لوح مسلم عوام کو اسلام سے برگشتہ کرنے کے لیے ہر کوشش بروئے کار لاتے اور اسلام کے متعلق دلوں میں شکوک وشبہات پیدا کرتے۔ شاہ صاحب نے عیسائی پروپیگنڈا کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور پادریوں کے پیدا کردہ شکوک وشبہات کا مسکت جواب دیا۔ عیسائی چونکہ کھل کر اسلام کا سامنا نہیں کر سکتے اس لیے وہ خانہ ساز عقلی اور منطق موشگافیوں سے الجھاؤ پیدا کرنے کی مذموم کوشش کرتے حضرت موصوف بھی اپنی خداداد ذہانت وفطانت سے ان کو ایسا دندانِ شکن جواب دیتے کہ مدِّمقابل مبہوت ہو جاتے اور اکثر قائل معقول ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو جاتے تھے۔

چنانچہ یہ مشہور واقعہ ہے کہ ایک بار آپ جامع مسجد دہلی میں وعظ فرما رہے تھے کہ ایک گورا مسجد میں داخل ہوا جس کو عربی وفارسی زبان کا کافی عبور تھا۔ آتے ہی کہنے لگا میرا ایک سوال ہے اس کا جواب عنایت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا پوچھو، انگریز نے فارسی کا یہ شعر پڑھا۔

کسے بگفت عیسیٰ ز مصطفیٰ اعلیٰ است

کہ ایں بزیرِ زمین دفن وآں براوجِ سما است

انگریز کہنے لگا اس شعر سے عیسیٰ علیہ السّلام کی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

فوقیت وبرتری ثابت ہوتی ہے یوں کہ وہ آسمان پر جلوہ فرما ہیں اور ہمارے نبی زیرِ زمین دفن ہیں۔ شاہ عبدالعزیز قدس سرہٗ العزیز نے برجستہ اس کے جواب میں یہ شعر پڑھا۔ ؎

بگفتمش کہ نہ ایں جواب قوی باشد
حباب برسرِ آب و گہر تہہ دریا است

جس کا معنی یہ ہے کہ تمہاری یہ دلیل قوی نہیں۔ حُباب (بُلبلہ) پانی کے اوپر ہوتا ہے اور موتی پانی کی تہہ میں ہوتا ہے۔ کہتے ہیں وہ انگریز آپ کے اس برمحل جواب کو سن کر تڑپ اٹھا اور کلمہ طیبّہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔

شاہ صاحب نے تصنیف و تالیف کے میدان میں بھی گرانقدر علمی و تحقیقی خدمات سرانجام دی ہیں۔ تفسیر عزیزی کے نام سے سورہ البقرا اور آخری دو پاروں کی آپ نے منفرد تفسیر لکھی۔ تحفہ اثنا عشریہ آپ کی ایک شہرۂ آفاق تصنیف ہے جس میں آپ نے شیعوں کے مزعومات کا ایسا تحقیقی ابطال فرمایا ہے کہ شیعہ آج تک اس کے جواب سے عہدہ برآ نہیں ہو سکے۔ محدثین کرام جنہوں نے اپنی زندگیاں احادیث نبوی کی تدوین و ترتیب اور چھان پھٹک میں صرف کر دیں، ان کے حالات، تحقیق و تدقیق کے عظیم کارناموں اور ان کی شاہکار تصانیف کے تعارف میں بستان المحدثین کے نام سے ایک کتاب لکھی جو آپ کی محدثانہ بصیرت کا واضح ثبوت ہے۔ شہادت امامین پر زیرِ نظر رسالہ "سر الشہادتین" رقم فرمایا جس میں حضرات حسنین

Marfat.com

رضی اللہ تعالے عنہا کی شہادت پر محققانہ اور محدثانہ انداز و روایات کی روشنی میں تبصرہ فرمایا ہے الغرض آپ کا خانوادہ علم و فضل کا ایک ایسا سرچشمہ ہے جس سے ایک دنیا فیضیاب و سیراب ہو رہی ہے۔ علم حدیث، فقہ و تفسیر کی خدمات جس قدر اس خانوادہ نے انجام دی ہیں وہ اسی کا حصّہ ہے۔

اس حقیقت سے مجالِ انکار نہیں کہ عشقِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہی امت مسلمہ کا سرمایہ ایمان ہے۔ یہی سرمایۂ گراں مایہ فرزندانِ اسلام کی سعادت دنیا و آخرت کا ذریعہ ہے۔ اسی کی بدولت نبی عربی کی اُمّت فاتح اور عالمگیر قوت بن کر اُبھری۔ سرور دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات کے ساتھ شاہ صاحب کو جو والہانہ عشق اور محبت عقیدت تھی اس کا اندازہ کرنے کے لیے ان کی وہ مشہور رباعی[1] کافی ہے جو ہر عاشق جمال مصطفوی کی ورد زباں ہے۔ آپ دہلی میں بیٹھے بظاہر ہزاروں میل دور گنبدِ خضرٰی کے مکیں نبی رحمۃ للعالمین کے حضور بڑی والہیت سے بصیغۂ خطاب عرض پرداز ہیں۔ ؎

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَرْ

مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِيرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ

---

[1] مؤلف کمالات عزیزی نے اس رباعی کو شاہ صاحب کی تصنیف قرار دیا ہے۔

Marfat.com

لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

گردش لیل و نہار کی ستم ظریفی آج اگر کوئی مسلمان شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے الفاظ و انداز میں بارگاہِ رسالت میں بصیغۂ خطاب درود وسلام پیش کرتا ہے تو بعض حلقے اس کو گشتنی اور مشرک گردانتے ہیں بلکہ اس طریق کو مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ (وصال ۱۳۴۰ھ) کی طرف منسوب کر کے "بدعت" قرار دیا جاتا ہے۔ حالانکہ بارگاہِ رسالت میں ان الفاظ میں درود وسلام پیش کرنا خیر القرون، ائمہ اسلام، اور علماء و اولیاءِ سلف سے ثابت ہے۔

دور کی بات نہیں رئیس المحدثین شاہ عبدالعزیز قدس سرہٗ العزیز (جن کا وصال مولانا شاہ احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ کی پیدائش سے ۴۳ سال قبل ہوا) اپنی تفسیر قرآن فتح العزیز میں علم نبوت کی وسعت کے بارے زیر آیت ویکون الرسول علیکم شہیدا۔ کے رقمطراز ہیں:-

زیراکہ او (رسول علیہ السلام) مطلع است بر دین ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ و حقیقتِ ایمانِ او چیست و حجابے کہ بداں از ترقی محجوب ماندہ است، کدام است پس او می شناسد گناہان شمارا و درجات ایمانِ شمارا و اعمال بد و نیک شمارا و اخلاص و نفاق شمارا لہٰذا شہادت او در دنیا بحکم شرع در حق امت مقبول و واجب العمل است،

Marfat.com

فتح العزیز پارہ دوم۔

ترجمہ :۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نورِ نبوت کے ذریعے ہر ایک دیندار کے دین سے آگاہ ہیں کہ وہ میرے دین کے کس درجہ میں ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے۔ کون سا حجاب اس کی ترقی درجات میں مانع ہے۔ پس حضور علیہ السلام تمہارے گناہوں، درجات ایمان، تمہارے نیک و بد اعمال، اور تمہارے اخلاص ونفاق کو جانتے پہنچانتے ہیں۔ لہٰذا ان کی گواہی دنیا میں امت کے حق میں بحکم شرع قبول اور واجب العمل ہے۔

شاہ صاحب صرف ایک متبحر عالم دین، مفسرِ قرآن اور قابلِ اعتماد مصنف اور محدث ہی نہ تھے بلکہ اپنے وقت کے مرجع خواص وعوام صاحبِ کرامت بزرگ اور ایک عظیم ولی اللہ بھی تھے۔ آپ کے روحانی کمالات، مکاشفات، کرامات اور باطنی تصرفات پر ایک مستقل کتاب "کمالاتِ عزیزی"[1] کے نام سے موجود ہے ان تمام علوم ظاہری وباطنی میں جو کمال اور ثقاہت آپ کو حاصل ہے اس کی نظیر شاید و باید۔ یہی وجہ ہے کہ کسی مسئلہ کا آپ کی طرف منسوب ہو جانا ہی اس کے قابلِ اعتماد و حجت ہونے کی علامت ہے۔

بالآخر ستر سال کی عمر میں یہ آفتاب علم وفضل دہلی کی سرزمین میں غروب ہو گیا۔ وفات سے چند روز پہلے انتہائی کمزوری اور سخت علالت و نقاہت کے باوجود آپ نے وعظ فرمایا جو آپ کا الوداعی وعظ تھا آپ کی

---

[1] شاہ صاحب کے یہ مختصر حالات زیادہ تر اسی کتاب سے ماخوذ ہیں۔

Marfat.com

وصیت کے مطابق نماز جنازہ شہر سے باہر ادا کی گئی۔ زائرین کا اس قدر ہجوم تھا کہ آپ کی نماز جنازہ کئی بار پڑھی گئی۔

اس عظیم محدث بلند پایۂ مفسرِ قرآن اور وارثِ علم نبوت نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ دین اسلام کی خدمت میں صرف کیا آج پاک وہند کے مدارس دینیہ میں قال اللہ قال الرسول کی دلنواز گونج ان ہی کے شبانہ روز کاوش کا ثمرہ ہے جس قدر یگانۂ روزگار علماء وفضلا آپ کی درسگاہ نے پیدا کیے ہیں۔ اس کی مثال بہت کم ہی کہیں ملے گی، علامہ فضل حق خیر آبادی کے نام سے تاریخ کا ہر طالبِ علم واقف ہے ۱۸۵۷ء کی تحریک آزادی کا یہ عظیم مجاہد آپ ہی کے فیضان نظر کا تربیت یافتہ ہے۔ اس کے علاوہ آپ کے تلامذہ کی ایک طویل فہرست ہے جو اپنے پیچھے آپ نے یادگار چھوڑی نیز آپ کی تصانیف ہمیشہ کاردانِ شوق کے لیے مشعل راہ رہیں گی۔ ؎

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت

معروف شاعر حکیم مومن خاں دہلی نے درجِ ذیل اشعار میں آپ کی تاریخ وفات کہی ہے

مجلسِ دردآفرینِ تعزیت میں، میں بھی تھا
جب پڑھی تاریخ مومن نے یہ آکر بے بدل
دست بے دادِ اجل سے بے سروپا ہو گئے
فقر و دین، فضل و ہنر، لطف و کرم، علم و عمل

۱۲۳۹ھ

ریاض احمد صمدانی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آغاز کتاب سرّ الشہادتین

وہ تمام کمالات اور خوبیاں جو علیحدہ علیحدہ دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام میں پائی جاتی ہیں وہ سب ہمارے نبی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی صفات میں یکجا جمع ہیں چنانچہ آپ کو خلافت عطا کی گئی جیسے حضرت آدم اور حضرت داؤد علیہما السلام کو ملی تھی اور حکومت و فرمانروائی بخشی جیسی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو دی گئی تھی حضرت یوسف علیہ السلام جیسا آپ کو حسن و جمال دیا۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی طرح آپ کو مقام خُلّت پر فائز کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح آپ کے شرفِ ہمکلامی سے نوازا اور حضرت یونس علیہ السلام کی طرح عبادت گذار اور حضرت نوح علیہ السلام کی طرح شکر گذار بنایا۔

اس کے علاوہ کچھ ایسے اوصاف اور مخصوص کمالات بھی آپ کو عطا کئے گئے ہیں (جو اور کسی نبی و رسول کو حاصل نہیں) جیسے ہر قسم کی ولایت محبوبیت مطلقہ، مقام مصطفائی، دیدار الٰہی، کامل قربِ ربانی، شفاعتِ کبریٰ اور دشمنانِ خدا تعالےٰ کے ساتھ جہاد ان کمالات کے علاوہ

Marfat.com

وسعتِ علمی، عرفانِ کامل، فیصلے صادر کرنا، مسائل و احکام بتانا، منصبِ اجتہاد و احتساب اور آیات قرآنی کی تلاوت وغیرہ ایسے مناصبِ رفیعہ بھی آپ کو حاصل ہیں۔ ؎

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آں چہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

لیکن

ابھی ایک کمال باقی رہ گیا تھا جس کے ساتھ آپ کی ذاتِ گرامی موصوف نہیں تھی اور وہ ہے شہادت، یعنی راہِ حق میں جامِ شہادت نوش کرنا، اور اس وصف شہادت[1] سے آپ کو براہِ راست موصوف نہ کرنے میں یہ راز

---

[1] صحیح روایات سے یہ ثابت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبوّت و رسالت کے مناصب رفیعہ کے ساتھ منصب شہادت بھی عطا فرمایا گیا ہے، جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہُ اور بعض دیگر محققین جن میں علاّمہ سیوطی بھی شامل ہیں کی یہی رائے ہے ان کا ماخذ یہ حدیث ہے جس کو امام بخاری نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرض وصال میں اکثر فرمایا کرتے تھے کہ	کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی مرضہ الذی توفی فیہ

Marfat.com

مخفی تھا کہ اگر آپ کسی معرکہ میں شہید ہو جاتے تو عوام کی نظروں میں اس واقعہ سے اسلام کی شان و شوکت کم ہو جاتی اور دین حق کی اشاعت میں خلل پڑتا اور اگر آپ کو ناگہانی طور پر کسی خفیہ منصوبے سے شہید کر دیا جاتا جیسے آپ کے بعض خلفاء راشدین کو شہید کیا گیا، تو اس طرح آپ کی شہادت مشہور نہ ہوتی بلکہ آپ کی یہ شہادت، شہادت کاملہ ہی نہ ہوتی۔ کیونکہ شہادت کاملہ یہ ہے کہ بندۂ مومن راہ خدا میں مسافرت اور انتہائی کرب و الم میں قتل کیا جائے اس کے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دی جائیں اس کی لاش میدانِ کارزار

لم ازل اجد الم الطعام الذی اکلت بخیبر فهذا اوان القطع ابهری من ذالك السم۔	خیبر میں جو زہر مجھے کھلایا گیا تھا اس کا اثر ہمیشہ محسوس کرتا رہا ہوں اور اب تو یہ حال ہے کہ وہ زہر میری رگِ دل کاٹ رہا ہے۔
واخرج احمد وابن سعد و ابو یعلیٰ والطبرانی والحاکم والبیهقی عن ابن مسعود قال لان احلف تسعًا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل قتیلاً احب الی من ان احلف واحدة انه لم یقتل وذالك ان اللہ تعالیٰ اتخذه نبیًا واتخذه شهیدًا۔ (الخصائص الکبری للسیوطی)	نیز حضرت امام احمد، ابن سعد، ابو یعلیٰ، طبرانی، حاکم اور امام بیہقی روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے نزدیک نو بار قسم اٹھا کر یہ کہنا زیادہ محبوب و بہتر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہیں بہ نسبت ایک بار قسم اٹھا کر یہ کہنے کے کہ حضور شہید نہیں ہوئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کے ساتھ منصب شہادت بھی عطا فرمایا

Marfat.com

میں خاک وخون میں غلطان ہو، صرف یہی نہیں بلکہ اُس کے آگے پیچھے اس کے اکثر عزیزوں، دوستوں اور قریبی رشتہ داروں کی کٹی پھٹی لاشوں کا انبار لگا ہو۔ اس کا مال و اسباب لوٹ لیا جائے اس کی بیویوں اور یتیم بچوں کو قیدی بنا لیا جائے۔ پھر شرط یہ ہے کہ یہ تمام آلام ومصائب صرف اور صرف رضائے الٰہی (اور دین اسلام کی سربلندی) کے لیے برداشت کیے جائیں

حکمتِ الٰہیہ:

بنابریں اللہ تعالےٰ کی حکمت بالغہ نے یہ چاہا کہ نبی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور آپ کی ایسی پرشکوہ خلافت کے بعد کہ مغلوب ومحکوم ہونا جن کی شان کے منافی تھا۔ شہادت کا یہ عظیم کمال آپ کے کمالات میں شامل کر دیا جائے لہٰذا (ان جوانمردوں کے واسطہ سے) جو آپ کی اہلیت و اقارب میں سے آپ کے قریب ترین اور آپ کی اولاد میں سے آپ کے عزیز ترین ہیں جو بمنزلہ آپ کے بیٹوں کے ہیں۔ شہادت کا یہ کمال آپ کے دیگر کمالات کے ساتھ ملا دیا تاکہ ان کا حال آپ کے حال میں شامل ہو جائے اور ان کا یہ کمال حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے کمال میں درج ہو جائے اس لیے خلافت راشدہ کے مبارک زمانہ کے اختتام پذیر ہونے کے بعد عنایت ربانی اس الحاقِ کمال کی طرف متوجہ ہوتی سو حضرات حسنین

Marfat.com

علیہما السّلام کو ان کے نانا (حضرت محمد رسول اللہ) علیہ افضل الصلوٰت و التحیات کے قائم مقام ٹھہرایا اور جمال محمدیؐ کا ملاحظہ کرنے کے لیے ان دونوں شہزادوں کو آئینہ کی مانند قرار دیا اور دونوں کے وجود مبارک کو رُخِ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلّم کے دیدار کے لیے دو رخسار بنایا۔

اقسام شہادت

چونکہ شہادت دو قسموں کی ہے ایک شہادت سِرّی یعنی پوشیدہ اور دوسری شہادت جہری یعنی ظاہری شہادت لہٰذا ان ہر دو اقسام شہادت کو دونوں شہزادوں کے مابین تقسیم کر دیا گیا۔

شہادتِ سِرّی

شہادت کی قسم اوّل شہادت سِرّی کے ساتھ سبطِ اکبر حضرت امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ مخصوص کیے گئے ہیں چونکہ اس شہادت میں تمام اسباب اور معاملات مستور اور صیغۂ راز میں پنہاں رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کی اس شہادت کا ذکر جبریل علیہ السّلام نے بھی وحی میں کبھی نہیں کیا بلکہ آپ کی شہادت کے وقت بھی یہ معاملہ مبہم ہی رہا حتیٰ کہ آپ کی شہادت آپ کی بیویؓ کے ہاتھوں واقع ہوئی حالانکہ بیوی ایک ذریعہ محبت والفت ہے نہ کہ

لے اس روایت کا کوئی مستند حوالہ دستیاب نہیں۔ تفصیل آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں

Marfat.com

علاقہ عداوت، یہ سب کچھ اس لیے ہوا کہ یہ شہادت ہی پوشیدگی اور اخفاء پر مبنی تھی۔ اسی حقیقت کے پیشِ نظر مخبرِ صادق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی آپ کی شہادت کی اطلاع نہ دی اور نہ ہی امیر المومنین حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس کے متعلق کچھ بتایا نہ کسی اور نے ہی امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شہادت کے بارے کچھ خبر دی۔

شہادت جہری

شہادت کی دوسری قسم جہری ہے۔ اس کے ساتھ سبطِ اصغر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ مخصوص ہیں۔ چونکہ یہ شہادت شہرت و اعلان پر مبنی ہوتی ہے یعنی اس شہادت کے تمام معاملات و اسباب بالکل ظاہر و باہر ہوتے ہیں اس میں کوئی خفاء و ابہام نہیں ہوتا اس لیے اوّل تو امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا ذکر وحی میں جبریل علیہ السلام اور دیگر فرشتوں کے ذریعے نازل ہوا۔ پھر مقامِ شہادت کا تعیّن اور نشاندہی کی گئی۔ اس جگہ کا نام بتایا گیا پھر شہادت کا وقت، زمانہ اور تاریخ بھی بتادی کہ وہ ۶۰ھ ہجری کے آخر اور اکسٹھ ہجری کے شروع میں واقع ہو گی۔

شہادتِ امام حسین کی شہرتِ عام

اس کے بعد آپ کی شہادت کا چرچا عام ہوتا گیا حضرت امیر المومنین

Marfat.com

مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے (اپنے دورِ خلافت میں) جنگِ صفین کے سفر کے دوران اپنی زبان مبارک سے شہادتِ حسین کا کھلم کھلا ذکر و اعلان فرمایا پھر جب آپ کی شہادت واقع ہوتی ہے تو اس وقت بھی ایسے خلافِ عادت واقعات اور آپ کی کرامات ظاہر ہوئیں جس کی بدولت آپ کی شہادت کی شہرت مزید پھیل گئی مثلاً مٹی کا خون ہو جانا، آسمان سے خون برسنا، غائبانہ مرثیوں کی آوازیں سنائی دینا، جنّوں کا رونا اور نوحہ خوانی کرنا، جنگلی درندوں کا آپ کے لاشۂ اقدس کی حفاظت و نگہبانی کے لیے اس کے اردگرد طواف کرنا، اور آپ کے قاتلوں کے نتھنوں میں سانپوں کا گھسنا، اس قسم کے اور بھی بے شمار واقعات ظہور پذیر ہوئے۔ جو سب شہیدِ کربلا کی شہادت کو شہرتِ عام اور ذکرِ دوام بخشنے والے اسباب اور موجبات سے تعلق رکھتے ہیں تاکہ تمام حاضرین و غائبین اس اندوہناک حادثہ کے وقوع پذیر ہونے سے باخبر ہو جائیں بلکہ قیامت تک نبی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اس واقعہ ہائلہ پر ہمیشہ آہ و بکاء اور رنج و الم کے اظہار کو جاری و باقی رکھنا اور دردگداز کرب و بلا میں اہلِ بیت پر توڑے جانے والے قیامت خیز مصائب و آلام) کے دردناک واقعات کا متواتر ذکر ہوتے رہنا یہ شہادت جہری کا ہی نتیجہ ہے تو اب امام عالی مقام کی شہادت کا چرچا اور شہرہ ہر اعتبار سے ملاء اعلیٰ میں ارض و سمائیں عالمِ غیب و

Marfat.com

شہادت میں جنوں اور انسانوں میں عالمِ حیوانات و جمادات میں الغرض پوری پوری کائنات میں اپنی انتہا کو پا چکا ہے۔

اشاراتِ[1] مقدمہ کی تشریح

مقدمہ کی اس تمہید کے بعد اب ہم ان ضروری باتوں کا ذکر کرتے ہیں جن کا تعلق اس باب سے ہے اور ساتھ ہی ان مضامین کی طرف ذرا وضاحت سے اشارہ کر دیا جائے گا جن کا ہم نے مقدمہ میں بطور تمہید ذکر کیا ہے۔

حسینین کو ابنِ رسول کہنے کی وجوہات

حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا کہنے کی دو وجہیں اور دلیلیں ہیں دلیل اوّل یہ ہے کہ نواسہ یعنی دوہتا بیٹے کے جا بجا ہوتا ہے اسی لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل (اولادِ یعقوب) میں شمار کیا جاتا ہے حالانکہ آپ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے اور نسب باپ سے چلتا ہے

---

[1] مقدمہ میں حسنین کو ابنِ رسول اور جمالِ نبوی کے ملاحظہ کے لیے دو آئینے قرار دیا ہے اشاراتِ مقدمہ سے یہی مراد ہے آگے وضاحت آ رہی ہے۔

Marfat.com

ذکر ماں ہے۔

دلیل ثانی تبنی ہے کسی کو اپنا بیٹا (متبنّیٰ) کہنا ہے تو یہ بھی متعدد روایتوں سے ثابت ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے کئی بار امام حسن اور امام حسین کے متعلق فرمایا کہ یہ دونوں میرے بیٹے ہیں چنانچہ امام احمد اپنی مسند میں ابو اسحاق سبیعی سے اور یہ ہانی ابن ہانی سے اور یہ امیر المومنین حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرُوْنِیْ اِبْنِیْ مَا سَمَّیْتُمُوْہُ قُلْتُ سَمَّیْتُہٗ حَرْبًا قَالَ ھُوَ حَسَنٌ فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَیْنُ قَالَ اَرُوْنِیْ اِبْنِیْ مَا سَمَّیْتُمُوْہُ قُلْتُ حَرْبًا قَالَ بَلْ ھُوَ حُسَیْنٌ فَلَمَّا وُلِدَ الثَّالِثُ قَالَ اَرُوْنِیْ اِبْنِیْ مَا سَمَّیْتُمُوْہُ قُلْتُ حَرْبًا بَلْ ھُوَ مُحَسِّنٌ ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ سَمَّیْتُھُمْ بِاَسْمَآءِ وُلْدِ ھَارُوْنَ شَبَّرَ وَ شَبِیْرٌ وَ مُشَبِّرٌ۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ پیدا ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لاکر فرمایا مجھے میرا بیٹا دکھاؤ۔ تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کی حرب نام رکھا ہے آپ نے

Marfat.com

فرمایا حرب نہیں بلکہ اس کا نام حسن ہے پھر جب امام حسین پیدا ہوئے تو آپ نے فرمایا مجھے میرا بیٹا دکھاؤ۔ تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کی حرب نام رکھا ہے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس کا نام حسین رکھو۔ جب تیسرے شہزادے کی ولادت ہوئی تو آپ نے فرمایا مجھے میرا بیٹا دکھاؤ۔ تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کی حرب نام رکھا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا حرب نہیں بلکہ اس کا نام محسن ہے۔ پھر آپ نے فرمایا میں نے ان کے نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے نام پر رکھے ہیں ان کے بیٹوں کے نام شبر، شبیر اور مبشر تھے۔

اس روایت کو طبرانی نے اپنی کتاب معجم کبیر میں، دار قطنی نے اپنی تصانیف کتاب الافراد اور حاکم، بیہقی اور ابن عساکر ان سب نے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے اور اسی کے ہم معنی ایک دوسری روایت امام محی السنہ بغوی اور طبرانی نے حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی نقل کی ہے۔

لغت کی مشہور کتاب قاموس میں ہے کہ شَبَرَ، بَقَّمْ، کے وزن پر شَبِیرْ" قُمَیرْ" کے وزن پر اور مُشَبِّرْ مُحَدِّثْ کے وزن پر ہے یہ تینوں حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے نام ہیں۔

Marfat.com

آئینہ جمالِ مصطفوی

حضرات حسنین رضی اللہ تعالے عنہما کو جمالِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہدہ کے لیے دو آئینوں کی مثل قرار دینے کی دو دلیلیں ہیں دلیل اوّل سیادت مطلقہ ہے (یعنی امامین کریمین کو ہر طرح کی سرداری حاصل ہے بالخصوص آپ کا تمام جنتی نوجوانوں کا سردار اور سیّد ہونا) چنانچہ امام نسائی، رویانی اور ضیاء مقدسی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہٗ سے اور ابویعلیٰ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالے عنہٗ سے اور ابن ماجہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہٗ سے ابن عدی عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہٗ سے، ابونعیم علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالے عنہٗ سے اور امام طبرانی اپنی معجم کبیر میں، حضرت عمر فاروق، حضرت جابر حضرت براء، حضرت اسامہ بن زید اور حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالے عنہم سے، دیلمی حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہٗ سے، ابن عساکر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے، حضرت عبداللہ ابن عمر، حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت ابورمثہ رضی اللہ تعالے عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحَسَنُ وَ اَلْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَزَادَ اِبْنُ

87071

Marfat.com

مَاجَۃَ وَغَیْرُہٗ وَ اَبُوْ هُمَا خَیْرٌ مِّنْهُمَا وَعِنْدَ

الطَّبْرَانِیُ وَ اَبُوْ هُمَا اَفْضَلُ مِنْهُمَا وَزَادَ الْحَاکِمُ

وَ ابْنُ حِبَّانَ وَغَیْرُهُمَا اِلَّا ابْنَیِ الْخَالَۃِ عِیْسٰی

ابْنَ مَرْیَمَ وَیَحْیٰی بْنَ ذَکَرِیَّا۔

ترجمہ :- نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ ابن ماجہ وغیرہ نے یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں کہ ان کا باپ (علی کرم اللہ وجہہٗ) ان دونوں سے بہتر ہے طبرانی کے نزدیک یہ الفاظ ہیں کہ ان کے والد ان دونوں سے افضل ہیں۔ حاکم اور ابن حبّان نے اتنا اور زیادہ نقل کیا ہے کہ حسن و حسین دو خالہ زاد بھائیوں حضرت عیسٰی علیہ السّلام اور یحیٰی علیہ السّلام کے سوا باقی سب جنتی نوجوانوں کے سیّد و سردار ہیں۔"

یہ حسنین رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے آئینہ جمالِ نبوی ہونے کا ہی اثر ہے کہ ان کی محبت رسُول مُصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے اور ان سے بغض و عداوت رکھنا رسُولِ خُدا صلی اللہ علیہ وسلّم کی ذات سے بغض و عداوت رکھنے کے مترادف ہے جیسا کہ ابن عساکر وغیرہ نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

Marfat.com

مَنْ اَحَبَّهُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ۔

ترجمہ:۔ جس نے حسنین سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے ان سے عداوت و دشمنی رکھی اس نے مجھ سے عداوت ودشمنی رکھی۔

شکل و صورت میں مشابہت

دوسری دلیل حسنین کی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلّم سے شکل و صورت میں ظاہری مشابہت ہے۔ اس اعتبار سے آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری محاسن، خدوخال اور شکل وشباہت میں گویا آپ کی دو تصویریں تھے چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ

"لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ اَشْبَہَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِیٍّ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ وَقَالَ فِی الْحُسَیْنِ اَیْضًا کَانَ اَشْبَہَہُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"۔

ترجمہ:۔ ظاہری شکل وصورت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم شکل حسن ابن علی سے زیادہ کوئی نہ تھا اور حضرت حسین کے بارے

Marfat.com

کہا ہے کہ وہ بھی شکل وشباہت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے"۔

مذکورہ بالا حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بڑی تفصیل کے ساتھ روایت کیا ہے اور اس حدیث کو صحیح کہتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن تو سینہ سے سر تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مشابہ تھے اور حضرت حسین سینے سے تا قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت مشابہ تھے۔ (اعلیحضرت نے کیا خوب فرمایا ہے) ؎

اس نور کی جلوہ گاہ تھی ذات حسنین
آدھے سے حسن بنے آدھے سے حسین
(حدائق)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل فرماتے ہیں کہ ایک بار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حسین دونوں کو اٹھا کر فرمایا:

مَنْ اَحَبَّنِیْ وَاَحَبَّ هٰذَیْنِ وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا كَانَ مَعِیَ فِیْ دَرَجَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ وقال هٰذا حدیث منکر۔

ترجمہ:۔ جس نے مجھ سے محبت رکھی اور ان دونوں سے بھی اور ان کے ماں باپ سے بھی محبت رکھی وہ قیامت کے روز میرے ساتھ ہوگا۔ امام ترمذی اس کے ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ حدیث منکر[1] ہے۔

---

[1] حدیث منکر ضعیف احادیث کی ایک قسم ہے اور محدثین کے نزدیک فضائل میں ضعیف حدیث قابل اعتماد ہے۔

Marfat.com

سیرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے پندرہ حج پیدل کیے۔ حالانکہ ان کے اپنے بہترین عمدہ گھوڑے آگے آگے چلتے تھے۔ آپ نے دو بار اپنا تمام مال و اسباب اللہ کی راہ میں لٹا دیا اور تین بار اپنا آدھا مال فی سبیل اللہ محتاجوں اور غریبوں میں تقسیم کر دیا اور تمام مال و اسباب کی تنصیف اور آدھا کرنے میں یہاں تک احتیاط فرماتے کہ اپنا ایک جوتا راہِ خدا میں دے دیتے اور دوسرا پاس رکھ لیتے اسی طرح ایک موزہ دے دیتے اور ایک اپنے پاس رکھ لیتے۔

صحیح ترین قول کے مطابق آپ کی تاریخ وصال و شہادت ۴۹ھ ہجری یکم ربیع الاوّل یا ماہ صفر کی آخری تاریخ ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔

امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شہادت

آپ کی وفات اور شہادت کا سبب یہ ہے کہ آپ کی زوجہ جعدہ بنت اشعث بن قیس نے یزید پلید کے اکسانے پر آپ کو زہر کھلایا یزید

(حاشیہ اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

نے اس کے صلہ میں جعدہ سے نکاح کرنے کا وعدہ کر رکھا تھا۔ چنانچہ اس نے اسں لالچ میں آپ کو زہر دیا۔ جس کے باعث حضرت امام حسن رضی اللہ تعالے عنہ نے چالیس روز شدید بیمار رہنے کے بعد وفات پائی۔

امام حسن کے وصال کے بعد جعدہ نے یزید کو پیغام بھیجا اور اس کو اپنا وعدہ پورا کرنے کا کہا۔ تو یزید نے جواب دیا کہ "ہم تو تجھے امام حسن کے گھر دیکھنا گوارا نہیں کرتے تھے اپنے لیے تجھے کب پسند کرتے ہیں" اس طرح وہ ان لوگوں میں جا شامل ہوئی جن کی دنیا اور دین دونوں تباہ و

لے مورخین نے زہر دہندہ کے متعلق دو روایتیں لکھی ہیں ایک یہ کہ آپ کو زہر باغوائے یزید آپ کی زوجہ جعدہ بنت اشعث نے دیا ہے۔ دوسرا یہ کہ آپ کو بایماءِ امیر معاویہ زہر دیا گیا ہے۔ یہ دونوں روایتیں موضوع اور خلاف واقعہ ہیں چنانچہ حافظ ابن کثیر نے ان دونوں روایتوں کو غیر صحیح قرار دیا ہے آپ لکھتے ہیں۔ وعندی انہ لیس بصحیح وعدم صحتہ عن ابیہ معاویۃ بطریق الاولی والاحری۔ البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۴۳

صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے زہر خورانی کی مذکورہ روایت پر بڑا ناقدانہ تبصرہ لکھا ہے۔ جو بلفظہٖ یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

"مؤرخین نے زہر خورانی کی نسبت جعدہ بنت اشعث بن قیس کی طرف کی ہے اور اس کو حضرت امام کی زوجہ بتایا ہے اور یہ بھی کہا ہے یہ زہر خورانی

Marfat.com

برباد ہو گئے ہیں یہی خسرانِ مبین اور نقصانِ عظیم ہے کہ ۔ ع

(نہ خُدا ہی ملا نہ وصالِ صنم)

امام حسن نے قاتل کا نام نہیں بتایا

زہر خورانی سے آپ کو اسہالِ کبدی کا مرض لاحق ہوگیا جس کے باعث دستوں میں جگر اور آنتیں کٹ کٹ کر نکلنے لگیں ۔ جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہُ نے آکر پوچھا کہ

---

۴۴ ۔ باغوائے یزید ہوتی ہے اور یزید نے اس سے نکاح کا وعدہ کیا تھا اس طمع میں آکر اس نے حضرت امام کو زہر دیا لیکن اس روایت کی کوئی سند صحیح دستیاب نہیں ہوتی اور بغیر کسی سند صحیح کے کسی مسلمان پر قتل کا الزام اور ایسے عظیم الشان قتل کا الزام کس طرح جائز ہو سکتا ہے ۔ قطع نظر اس بات کے کہ روایت کے لیے کوئی سند نہیں ہے اور مورخین نے بغیر کسی معتبر ذریعہ یا معتمد حوالہ کے لکھ دیا ہے یہ خبر واقعات کے لحاظ سے بھی ناقابلِ اطمینان معلوم ہوتی ہے واقعات کی تحقیق خود واقعات کے زمانہ میں جیسی ہو سکتی ہے مشکل ہے کہ بعد کو ویسی تحقیق ہو ۔ خاص کر جب کہ واقعہ اتنا اہم ہو ۔ مگر حیرت ہے کہ اہلِ بیت اطہار کے اس امام جلیل کا قتل اس قاتل کی خبر غیر کو تو کیا ہوتی ۔ خود حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہُ کو پتہ نہیں ہے یہی تاریخیں بتاتی ہیں کہ وہ اپنے برادر معظّم

Marfat.com

اَیْ اَخِیْ صَاحِبُکَ ؟ قَالَ تُرِیْدُ قَتْلَہٗ ؟ قَالَ نَعَمْ - قَالَ لَئِنْ کَانَ صَاحِبِیَ الَّذِیْ اَظُنُّ، اَللّٰہُ اَشَدُّ نِقْمَۃً۔ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْہُ۔ مَا اُحِبُّ اَنْ تَقْتُلَ لِیْ بَرِیْئًا -

---

۴۴۔ سے زہر دہندہ کا نام دریافت فرماتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو زہر دینے والے کا علم نہ تھا۔ اب رہی یہ بات کہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی کا نام لیتے۔ انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ تو اب جعدہ کو قاتل ہونے کے لیے معین کرنے والا کون ہے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یا امامین کے صاحبزادوں میں سے کسی صاحب کو اپنی آخر حیات تک جعدہ کی زہر خورانی کا کوئی ثبوت نہ پہنچا نہ ان میں سے کسی نے اس پر شرعی مواخذہ کیا۔

ایک اور پہلو اس واقعہ کا خاص طور پر قابلِ لحاظ ہے وہ یہ کہ حضرت امام کی بیوی کو غیر کے ساتھ ساز باز کرنے کی شنیع تہمت کے ساتھ متہم کیا جاتا ہے۔ یہ ایک بدترین تبرّا ہے۔ عجب نہیں کہ اس حکایت کی بنیاد خارجیوں کی افتراءات ہوں۔" سوانح کربلا ص ۶۴ - ۶۵ (از مولانا نعیم الدین مراد آبادی)

Marfat.com

ترجمہ: بھائی جان! آپ کو زہر کس نے دیا ہے؟ پوچھا کیا تم اسے (میرے قصاص میں) قتل کرو گے؟ امام حسینؓ نے کہا ہاں امام حسن نے فرمایا اگر میرا قاتل وہی ہے جس کو میں گمان کرتا ہوں تو اللہ تعالےٰ سخت ترین انتقام لینے والا ہے۔ اور اگر میرا قاتل وہ نہیں جس کو میں خیال کرتا ہوں تو پھر میں یہ نہیں چاہتا کہ تم میری خاطر کسی بے گناہ کو قتل کرو۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا مجھے تو اس سے پہلے بھی کئی بار زہر دیا گیا لیکن وہ اتنا سخت اور تیز نہیں تھا جتنا کہ اس بار خطرناک زہر مجھے دیا گیا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر شریف کچھ دن کم ساڑھے پینتالیس سال تھی صحیح روایت کے مطابق آپ کی تاریخ پیدائش ۱۵ شعبان ۳ھ ہجری بعض مؤرخین کے نزدیک آپ کی ولادت ماہ رمضان المبارک میں ہوئی یہاں تک جو واقعات لکھے جا چکے ہیں ان کا تعلق شہادت سرّی سے جس کے ساتھ سبطِ اکبر حضرت امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ مخصوص کیے گئے ہیں۔ اب رہی شہادت جہری جس کے ساتھ سبطِ اصغر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کو سرفراز کیا گیا ہے تو یہ ایک عظیم سانحہ ہے جس کے دلدوز واقعات بہت مشہور ہیں اور اس قدر زیادہ شہرت کا باعث بھی یہی ہے یہ شہادت جہری اور ظاہری ہے۔

Marfat.com

خونی طوفان کا آغاز

(امام حسین رضی اللہ تعالٰے عنہٗ) کی اس شہادت کا نقطۂ آغاز اور سبب یہ ہے کہ جب دمشق میں یزید تخت حکومت پر قابض ہو کر شہنشاہ بن بیٹھا یہ ماہ رجب ۶۰ھ ہجری کا واقعہ ہے تو اس نے تمام مسلم ریاستوں اور صوبوں کے عاملوں اور گورنروں) کو عوام سے اپنی بیعت لینے کے لیے خطوط لکھے۔

اسی سلسلہ میں) اس نے مدینہ منورہ کے عامل ولید بن عُقبہ کو بھی حضرت امام حسین علیہ السلام سے بیعت لینے کے لیے ایک خط لکھا (جب ولید، یزید کا یہ پیغام لے کر آپ کے پاس حاضر ہوا تو)

فَامْتَنَعَ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ مِنْ بَیْعَتِہٖ لِاَنَّہٗ کَانَ فَاسِقًا مُدْمِنًا لِلْخَمْرِ ظَالِمًا۔

ترجمہ: ”حضرت امام حسین علیہ السلام نے بیعت سے انکار کر دیا۔ کیونکہ یزید فاسق، شرابی اور ایک ظالم انسان تھا۔“

امام الشہداء کی مدینہ منوّرہ سے روانگی

یزید کی بیعت مسترد کرنے کے بعد آپ نے ماہ شعبان کی چار تاریخ (۶۰ھ) کو مکہ مکرمہ کی طرف کوچ کرنے کا عزم فرمایا۔ یہاں پہنچ کر آپ نے مکہ شریف میں مستقل طور پر اقامت اختیار کر لی۔

Marfat.com

کوفیوں کے خطوط

جب کوفہ والوں کو امام حسین کے (یزید کی بیعت ٹھکرا دینے کے بعد مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ پہنچنے) کی اطلاع ملی تو ان کے بہت سے قبیلوں اور گروہوں نے بالاتفاق آپ کی طرف ایک خط لکھا جس میں انھوں نے آپ کو اپنے ہاں کوفہ آنے کی دعوت دی کہ آپ یہاں تشریف لائیں ہم جان و مال سے آپ کی مدد و نصرت اور خدمت و حمایت کے لیے تیار ہیں اور اپنے اس مطالبہ پر انہوں نے شدید اصرار کیا۔ حتیٰ کہ پے در پے کوفہ کے ہر قبیلہ اور جماعت کی طرف سے کوئی ڈیڑھ سو کے لگ بھگ چٹھیاں آپ کو موصول ہوئیں

امام مسلم کی کوفہ آمد

چنانچہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے کوفیوں کے ان پیہم تقاضوں اور درخواستوں کے پیشِ نظر اپنے چچازاد بھائی امام مسلم بن عقیل کو ان کے پاس کوفہ بھیجا۔ اور اہلِ کوفہ کو ان کی حمایت اور مدد و نصرت کی تاکید بلیغ فرمائی۔ حضرت امام مسلم نے کوفہ پہنچ کر مختار بن عبید کے گھر قیام فرمایا اور بارہ ہزار سے بھی زائد کوفیوں نے آپ کے ہاتھ پر حضرت امام حسینؓ کی بیعت کی۔

جب یہ خبر یزید کی طرف سے مقرر کردہ کوفہ کے گورنر نعمان بن بشیر کو

Marfat.com

ملی۔ یہ نعمان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے تو انہوں نے لوگوں کو اس (تحریک کے نتائج و انجام اور یزید کی برہمی) سے ڈرایا دھمکایا۔ لیکن انہوں نے صرف تہدید و تنبیہ پر ہی اکتفا کیا اور کسی کے خلاف کوئی تعرض اور انتقامی کارروائی وغیرہ نہ کی۔

نعمان کی معزولی

مسلم بن یزید حضرمی اور عمارہ بن ولید بن عقبہ نے یزید کو ایک خط لکھا جس میں انہوں نے یزید کو امام مسلم کی آمد۔ اہل کوفہ کا ان کے ساتھ محبت و عقیدت سے پیش آنے، ان کے ہاتھ پر امام حسین کی بیعت کرنے اور ان حالات میں گورنر کوفہ نعمان بن بشیر کا ان سے تغافل برتنے کی مفصل اطلاع دی۔ یہ خط ملتے ہی یزید نے نعمان بن بشیر کو کوفہ کی گورنری سے معزول کر دیا۔

ابن زیاد کا تقرر

اور اس کی جگہ بصرہ کے حاکم عبید اللہ ابن زیاد کو کوفہ کا گورنر مقرر کیا چنانچہ یہ اپنے نئے عہدہ کا تقرر نامہ ملتے ہی بصرہ سے کوفہ کی طرف چل پڑا۔ یہ مکار کوفہ شہر میں رات کی تاریکی میں عربی لباس پہن کر جنگل کے اسی راستہ سے آیا جو حجاز سے کوفہ کو آتا ہے۔ تاکہ اہلِ کوفہ کو اپنے حسین ہونے کا دھوکا دے سکے (چنانچہ اس مکار نے رات کے اندھیرے سے پورا پورا فائدہ اٹھایا) اور

Marfat.com

کوفیوں نے جو پہلے ہی حضرت امام حسین کے انتظار میں چشم براہ تھے۔ اندھیرے میں عربی لباس میں ملبوس حجازی راستہ سے آنے والے اس) ابن زیاد کو امام حسین سمجھ کر اس کا والہانہ اور پر جوش استقبال کیا اور اس کو سلامی دی اس کے آگے آگے شاداں و فرحاں مرحبا ابن رسول اللہ، قَدِمتَ خَیرَ مُقدَمٍ۔ اے فرزند رسول خوش آمدید، آپ کا آنا مبارک ہو، کے نعرے لگاتے ہوئے چلنے لگے۔ ابن زیاد اس دوران بالکل خاموش چلتا رہا۔ حتیٰ کہ کوفہ کے دارالامارت (گورنر ہاؤس) جا داخل ہوا اس وقت اہل کوفہ کو یہ معلوم ہوا کہ یہ تو ابن زیاد ہے جو اس مکاری اور چالاکی سے یہاں آیا ہے اگر ابن زیاد اعلانیہ آتا تو کوفی اس کو کبھی شہر میں داخل نہ ہونے دیتے)

ابنِ زیاد کی سازش

جب صبح ہوئی تو ابن زیاد نے تمام لوگوں کو جمع کیا اور پہلے ان کو یزیدی حکومت کی طرف سے اپنا تقرر نامہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد ان کو یزید کی مخالفت سے روکنے کے لیے ڈرایا دھمکایا۔ الغرض ابنِ زیاد نے مختلف حیلوں اور تدبیروں کے ساتھ امام مسلم بن عقیل کے طرف داروں اور حامی جماعت میں پھوٹ اور اختلاف پیدا کر کے ان کو منتشر کر دیا۔ امام مسلم یہ دگرگوں حالات دیکھ کر ہانی ابن عروہ کے گھر جا کر روپوش ہو گئے۔ ابن زیاد نے محمد ابن اشعث کو ایک دستہ فوج کا دے کر ہانی کے گھر روانہ کیا اور ہانی کو گرفتار کر کے

Marfat.com

بل میں ڈال دیا۔ اسی طرح کوفہ کے باقی تمام بڑے بڑے سرداروں اور باثر
ئوں کو بھی پکڑ کر اپنے پاس محل میں ہی نظر بند کر دیا۔

وفیوں کی بیوفائی

حضرت امام مسلم کو جب یہ اطلاع موصول ہوئی تو آپ نے اپنے تمام
امیوں اور طرفداروں کو ندا دے کر بُلایا جس پر آپ کے پاس چالیس ہزار
دفی اکٹھے ہو گئے اور ان کو لے کر آپ نے محل کا محاصرہ کر لیا۔ اس صورتِ
ال کو دیکھ کر ابن زیاد نے محل میں نظر بند کوفی سرداروں کو حکم دیا کہ (اگر
نہیں اپنی جان عزیز ہے) تو اپنے عزیزوں، رشتہ داروں اور زیرِ اثر
وگوں کو امام مسلم کی حمایت اور رفاقت سے روکیں۔ چنانچہ ان کوفی سرداروں
نے (اپنی جان بچانے کی خاطر) آپ کے حامیوں اور محل کا محاصرہ کرنے والے
وگوں کو سمجھا بجھا کر اور ان کو طرح طرح سے ڈرا دھمکا کر امام مسلم کی رفاقت
سے منع کیا (یہ حیلہ کارگر ہوا) اور تمام کوفی منتشر ہو کر بھاگنے لگے۔ حتیٰ کہ شام
تک آپ کے ساتھ صرف پانچ سو کوفی رہ گئے جب رات کا اندھیرا بڑھا تو
وہ بھی آپ کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ گئے اور اب امام مسلم بالکل تنہا اور
اکیلے رہ گئے۔

حضرت امام مسلم اس عالمِ بیکسی میں پریشان ہو کر راہ میں سوچنے لگے
کہ اب کہاں جائیں۔ پھر (طوعہ نامی) ایک خاتون کے گھر گئے اور اس

Marfat.com

سے پانی مانگا۔ اس نیک دل خاتون نے آپ کو پانی پلایا اور نہایت احترام سے آپ کو اپنے گھر ٹھہرا لیا اس خاتون کا بیٹا محمد ابن اشعت کا ملازم تھا۔ اس نے جاکر اپنے مالک محمدؐ ابن اشعت کو بتا دیا اس نے فوراً ابنِ زیاد کو اطلاع دی۔ ابن زیاد نے کوفہ کے کوتوال عمروؓ ابن حریث اور محمدؐ ابن اشعت کو امام مسلم کے گرفتار کرنے کے لیے بھیجا۔ انہوں نے آکر اس مکان کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔

امام مسلم کی شہادت

یہ حالات دیکھ کر امام مسلم تلوار برہنہ کیے گھر سے باہر نکل آئے اور محاصرین سے لڑنے لگے۔ محمد ابن اشعت نے آپ کو امان دی اور آپ کو پکڑ کر ابن زیاد کے پاس لے گیا اس ظالم نے آپ کا سر کٹوا کر لاش مبارک محل سے باہر کوفیوں کے سامنے پھینک دی اور ہانی کو سولی دے دیا۔ یہ افسوسناک واقعہ ۳ ذوالحج سنہ ۶۰ ہجری میں رونما ہوا۔ ابن زیاد بدنہاد نے امام مسلم رضی اللہ تعالے عنہُ کے دو کمسن شہزادوں محمدؐ اور ابراھیم کو بھی آپ کے ساتھ شہید کر دیا۔

امام عالیمقام کا عزمِ کوفہ

اسی روز (بتاریخ ۳ ذوالحج) جس میں حضرت امام مسلم اور ان کے

Marfat.com

شہزادوں کو شہید کیا گیا۔ حضرت امام حسین علیہ السلام مکہ معظمہ سے کوفہ کی جانب کوچ فرماتے ہیں بعض سیرت نگاروں نے آپ کی تاریخ روانگی آٹھ ذوالحج لکھی ہے آپ کی روانگی کا سبب یہ تھا کہ حضرت امام مسلم بن عقیل رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی شہادت سے پہلے آپ کی طرف ایک خط لکھ دیا تھا جس میں انہوں نے آپ سے کوفہ تشریف لانے کی درخواست کی تھی۔

دوستوں کی بیقراری اور مشورے

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہُ نے جب سفرِ کوفہ کی مکمل تیاری کر لی تو حضرت عبداللہ ابن عباس، عبداللہ ابن عمر، جابر، ابوسعید خدری اور ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے آپ کو اس ارادہ سے روکا لیکن آپ ان حضرات کے منع کرنے کے باوجود نہ رکے اور اپنے ارادۂ سفر پر قائم رہے اور فرمانے لگے کہ میں نے اپنے والد بزرگوار حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہُ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ :

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
اِنَّ كَبْشًا يُسْتَحَلُّ بِهٖ مَكَّةُ، فَلَا اَكُوْنُ اَنَا ذَالِكَ الْكَبْشَ۔

ترجمہ: "میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ ایک مینڈھا کے باعث کعبۃ اللہ کی عزت و حرمت پامال کی جائے گی۔ لہٰذا مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ مینڈھا میں ہی نہ بن جاؤں"۔

Marfat.com

یعنی کعبۃ اللہ کی عزت وحرمت ایک آدمی کے قتل کے باعث پامال ہو گی

یہ فرمانے کے بعد آپ اپنے اہل بیت، دیگر ساتھیوں، خادموں اور غلاموں سمیت کل ۸۲ افراد کے ہمراہ کوفہ کی طرف چل پڑے۔

اندوہناک خبر

راستہ میں ہی آپ نے یہ افسوسناک خبر سُنی کہ حضرت امام مسلم رضی اللہ تعالےٰ عنہُ کو شہید کر دیا گیا ہے اور ان کے حامی کوفیوں نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا ہے تو آپ نے وہاں سے ہی مکہ مکرمہ پلٹ آنے کا ارادہ کر لیا۔ لیکن حضرت امام مسلم کے بھائیوں نے کہا اللہ کی قسم! ہم جب تک اپنے بھائی (کے ناحق قتل) کا انتقام اور بدلہ نہ لے لیں واپس نہیں جائیں گے یا پھر ہم بھی ان ہی کی طرح شہید ہو جائیں گے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا تمہارے بغیر تو زندگی میں کوئی لطف نہیں۔

حُرؓ کی مزاحمت

اس گفتگو کے بعد آپ نے سفر جاری رکھنے کا فیصلہ کیا اور عراق کی جانب چل پڑے جب کوفہ دو منزل کے فاصلہ پر دور رہ گیا تو آپ کو حُرؓ بن یزید ریاحی آملا۔ اس کے ہمراہ ابن زیاد کی فوج کے ایک ہزار مسلّح سپاہی اور لشکری تھے یہ حضرت امام حسین علیہ السلام سے کہنے لگا مجھے ابنِ زیاد نے

Marfat.com

آپ کے پاس بھیجا ہے اس نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں آپ کو واپس نہ جانے دوں) اور اس وقت تک آپ کا ساتھ نہ چھوڑوں جب تک کہ آپ کو ابن زیاد کے سامنے پیش نہ کر دوں اور اللہ کی قسم! میں یہ جرأت اور گستاخی مجبوراً بادلِ نخواستہ کر رہا ہوں۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا جواب

حُرؔ بن یزید ریاحی کو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے جواب میں فرمایا۔ میں از خود اپنی مرضی اور ارادہ سے تمہارے اس شہر کوفہ میں نہیں آیا اور نہ ہی میں نے اس طرف آنے کا کوئی اقدام کیا تا آنکہ اہلِ کوفہ کے میرے پاس خط آئے ان کے قاصد اور پیغام آئے (جس میں انہوں نے مجھے کوفہ آنے کی با اصرار دعوت دی) اے حاضرین تم بھی تو کوفہ کے رہنے والے ہو۔ پس اگر تم اپنے اس عہد و پیمان پر قائم ہو جو تم نے بیعت کی صورت میں (حضرت امام مسلم کے ہاتھ پر) مجھ سے کیا تھا تو میں تمہارے شہر میں داخل ہوتا ہوں اور اگر تم اپنے وعدہ پر قائم نہیں رہے تو میں واپس چلا جاتا ہوں۔

حُرؔ نے آپ کو جواب دیا خدا کی قسم مجھے ان خطوں اور قاصدوں جن کا آپ نے ذکر فرمایا ہے کوئی علم نہیں اور میں آپ کو چھوڑ کر کوفہ واپس بھی نہیں جا سکتا بلکہ میں آپ کے ساتھ ساتھ رہوں گا یہاں تک کہ آپ کو ابنِ زیاد کے روبرو پیش کر دوں۔ اس طرح کی طویل گفتگو امام حسینؓ اور حُرؔ کے

Marfat.com

مابین ہوئی (ابن زیاد نے اس نیک دل جرنیل کو حضرت امام کو حراست میں لے کر اپنے سامنے پیش کرنے کے لیے روانہ کیا تھا)

دشتِ کربلا میں نزولِ اجلال

اس گفتگو کے بعد حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کوفہ کا راستہ چھوڑ کر ایک دوسرے راستہ پر چل پڑے اور اکسٹھ ہجری محرم کی دوسری تاریخ کو میدان کربلا میں پڑاؤ ڈالا۔ اس جگہ اترنے کے بعد آپ نے اس جگہ کا نام دریافت کیا تو بتایا گیا کہ اس جگہ کو کربلا کے نام سے پکارا جاتا ہے آپ نے فرمایا واقعی یہ جگہ کرب و بلا یعنی رنج اور مصیبت والی جگہ ہے پھر آپ کے تمام ہمراہی اتر پڑے اور اپنا مال واسباب نیچے رکھ دیا۔ حُرؓ نے بھی اپنے لشکر سمیت کربلا میں ہی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے سامنے ڈیرہ لگا دیا۔

ابنِ زیاد کا خط

ابن زیاد نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں ایک خط لکھ بھیجا جس میں آپ سے یزید کی بیعت قبول کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا جب یہ خط آپ کو موصول ہوا تو آپ نے اس خط کو پڑھنے کے بعد پھینک دیا اور قاصد سے فرمایا اس خط کا میرے پاس کوئی جواب نہیں۔ قاصد نے واپس جا کر ابن زیاد

Marfat.com

کو آپ کے خط پھینک دینے کا ماجرا سُنایا تو وہ غصہ سے آگ بگولا ہو گیا اور لوگوں کو اکٹھا کر کے حضرت امام حسین کے مقابلہ کے لیے ایک بڑا لشکر تیار کیا اور عمرو ابن سعد کو اس کا سپہ سالار متعین کیا۔

بدنصیب سپہ سالار

ابن سعد قبل ازیں رے (موجودہ نام تہران) کا حاکم تھا۔ ابتداء میں تو اس نے فرزندِ رسول حضرت امام حسین علیہ السلام کے مقابلہ میں نکلنے سے خود کو بچانے کی بڑی کوشش کی مگر جب ابن زیاد نے اس کو یہ کہا کہ یا تو حضرت امام سے لڑنے کے لیے باہر نکلو۔ یا رَے کی حکومت سے دستبردار ہو کر اپنے گھر جا بیٹھو۔ ابنِ سعد نے حکومت رے کو اختیار کیا اور کوفیوں کی کثیر التعداد فوج لے کر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہُ سے مقابلہ اور جنگ کرنے کے لیے چل پڑا۔ ابنِ زیاد پیچھے سے ابنِ سعد کی کمک اور امداد کے لیے متواتر اور مسلسل ایک ایک سردار کی قیادت میں کوئی فوج کے دستے روانہ کرتا رہا حتیٰ کہ ابنِ سعد کے پاس بائیس ۲۲ ہزار سوار اور پیادہ فوج جمع ہو گئی۔

اہل بیت کا پانی بند کر دیا

بائیس ہزار کے اس لشکرِ عظیم نے نہر فرات کے کنارے اپنا کیمپ لگا دیا۔

Marfat.com

اورحضرت امام حسین اور ان کی اہلِ بیت اور ان کے ساتھیوں پر فرات سے پانی لینے میں رکاوٹ بن گئے (اسی طریقہ سے اہلِ بیت رسُول کا پانی بند کر دیا) ابن سعد کی قیادت میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے میدان میں آنے والی اس یزیدی فوج میں اکثریت ان ہی کوفیوں کی تھی جنہوں نے آپ کو خط لکھے تھے اور (امام مسلم رضی اللہ تعالےٰ عنہُ کے ہاتھ پر) آپ کی بیعت بھی کی تھی۔

جب حضرت امام حسین کو پورا یقین ہو گیا کہ اب یہ لوگ میرے ساتھ جنگ کرنے اور لڑنے کی ٹھان چکے ہیں۔ تو آپ نے اپنے ساتھیوں کو اپنے لشکر کے ار دگرد ایک خندق نما کھائی کھودنے کا حکم دیا اور اس کا صرف ایک طرف دروازہ رکھا جہاں سے نکل کر دشمن کا مقابلہ کیا جا سکے۔

حق و باطل کا خونچکاں معرکہ

(جب دسویں محرم کا سُورج طلوع ہوا) تو ابنِ سعد کا لشکر جنگ کے لیے سوار ہوا اور حضرت امام حسینؑ کو گھیرے میں لے کر ان پر یکبارگی حملہ کر کے لڑائی کا آغاز کر دیا۔ حضرت امام کے اہلِ بیت کے نوجوان اور ساتھی بھی دادِ شجاعت دیتے ہوتے یکے بعد دیگرے شہادت پانے لگے حتیٰ کہ جب آپ کے پچاس سے زائد جوانمرد ساتھی شہید ہو گئے۔

Marfat.com

حُرّ بارگاہِ حسینی میں

تو اس وقت حضرت امام حسین علیہ السّلام نے نہایت اندوہناک آواز میں یہ صدا دی کہ:

اَمَا مِنْ مُّغِيثٍ يُّغِيثُنَا لِوَجْهِ اللهِ اَمَا مِنْ ذَآبٍّ يَذُبُّ عَنْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ: ہے کوئی مددگار اللہ کے لیے ہماری مدد کرنے والا۔ ہے کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے حرمِ پاک کو دشمنوں سے بچانے والا۔

حُرّ بن یزید ریاحی، جس کا پیچھے ذکر گزر چکا ہے، نے حضرت امام عالیمقام کی اس دلدوز پکار کو سُنا تو فوراً بے تابانہ انداز میں گھوڑے پر سوار یزیدی فوج سے نکل کر حضرت امام کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور عرض کی اے فرزندِ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی وہ پہلا شخص ہوں جس نے آپ کے مقابلہ میں آنے کی جرأت اور گستاخی کی تھی۔ اب میں آپ کے غلاموں میں شامل ہو گیا ہوں۔ مجھے حکم دیجیے تاکہ میں آپ کی حمایت اور نصرت میں لڑتے ہوتے اپنی جان قربان کر دوں۔ شاید اس طرح کل قیامت کے روز مجھے آپ کے نانا کی شفاعت نصیب ہو جائے اور میری یہ جاں نثاری میرے گذشتہ گناہ کا کفارہ بن جائے۔

Marfat.com

حُرؓ کی فداکاری

اس کے بعد حُرؓ، ابن سعد کے لشکر پر ٹوٹ پڑا اور ان دشمنانِ اہل بیت سے بڑی بہادری سے لڑتا رہا یہاں تک کہ اس مردِ حق نے راہِ خُدا میں اپنی جان قربان کر دی۔ صرف ایک اپنی جان ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ اس کے بھائی، بیٹے اور اس کے غلام نے بھی اپنی جانِ عزیز کا نذرانہ پیش کر کے مرتبۂ شہادت پایا۔ پھر فریقین میں انتہائی خونریز لڑائی ہوئی۔ حتیٰ کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تمام اعوان و انصار اور ساتھی جن میں آپ کے بیٹے، بھائی اور چچا زاد بھائی سب ایک ایک کر کے شہید ہو گئے۔

تنہا است امام در صفِ اعدأ

اب صرف حضرت امام عالیمقام تنہا باقی رہ گئے تھے۔ چنانچہ آپ بذاتِ خود ہاتھ میں برہنہ تلوار لے کر دشمن کے مقابلہ کے لیے نکلے اور ان سے لڑنے لگے جو سامنے آیا آپ اس کو تہِ تیغ کرتے گئے یہاں تک کہ بے شمار یزیدی مارے گئے کشتوں کے پشتے لگا دیئے۔ (بائیس ہزار دشمنوں کا مقابلہ تین دن کے بھوکے پیاسے اور پھر تنہا آپ کب تک کرتے) بالآخر زخموں سے جسم اقدس چُور چُور ہو گیا اور آپ بالکل نڈھال ہو گئے ادھر چاروں طرف سے دشمنوں کے تیر بارش کی طرح آپ پر برسنے لگے۔

Marfat.com

شمر ذی الجوشن شکونی نے جب دیکھا کہ اب حضرت امام میں مقابلہ اور جنگ کرنے کی سکت نہیں رہی تو وہ فوج کا ایک دستہ لے کر آگے بڑھا اور حضرت امام حسین اور خیمۂ اہل بیت کے درمیان حائل ہو گیا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے اس صورتِ حال کو دیکھ کر ان کو ڈانٹا اور فرمایا اے شیطان کے چیلو! جنگ تو میری اور تمہاری ہے (بزدلو!) تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ مستورات کے کیوں درپے آزار ہو۔ وہ تو تم سے جنگ اور مقابلہ نہیں کر رہیں یہ سُن کر شمر نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا مستورات کی طرف نہ جاؤ بلکہ پہلے اس شخص (امام حسینؓ) کی طرف بڑھو۔

شہید گلگوں قباء

چنانچہ شمر کے سپاہیوں نے تیروں اور نیزوں سے چاروں طرف سے آپ پر یکبارگی حملہ کر دیا اور حضرت امام شہید ہو کر گھوڑے سے نیچے گر پڑے پھر آپ کا سر اقدس کاٹنے کے لیے پہلے تو نصر ابن خرشہ آگے بڑھا لیکن آپ کی ہیبت سے مرعوب ہو گیا اور سر کاٹنے پر قدرت نہ پا سکا تو خولی ابن یزید گھوڑے سے اترا اور اس ظالم نے آپ کا سر مبارک تن اقدس سے کاٹ کر جدا کیا۔ ؎

اے کربلا کی خاک تو اس احسان کو نہ بھول
تڑپی ہے تجھ پہ نعش جگر گوشۂ رسولؐ

Marfat.com

ایک دوسری روایت میں آپ کی شہادت اس طرح بیان کی گئی ہے کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام زخموں سے نڈھال ہو گئے اور قوتِ مقابلہ بالکل جواب دے گئی اس حالت میں بھی کسی کو آپ کے قریب آنے کی جرأت نہیں پڑتی تھی، تو شمر نے اپنے سپاہیوں کو ڈانٹ پلاتے ہوئے کہا تم پر سخت افسوس ہے۔ تم کیا انتظار کر رہے ہو یہ شخص تو اب زخموں سے چور چور ہے مقابلہ کی ہمت نہیں رکھتا۔ شمر کے ابھارنے پر یزیدی فوج نے حضرت امام عالیمقام پر تیروں اور نیزوں کی بوچھاڑ کر دی۔ کسی ایک بد بخت ظالم کا تیر آیا جو آپ کے تالو مبارک میں پیوست ہو گیا جس کے صدمہ سے آپ چکرا کر گھوڑے سے نیچے گر پڑے گرتے ہی شمر نے بڑھ کر آپ کے منہ پر وار کیا اور اوپر سے سنان ابن انس نخعی نے آپ کو نیزہ گھونپ دیا۔ (اور آپ شہید ہو گئے) پھر آپ کا سر اقدس کاٹنے کے لیے خولی بن یزید گھوڑے سے اترا لیکن حضرت امام کی ہیبت سے اس کے ہاتھ کانپ گئے یہ منظر دیکھ کر اس کا بھائی شبل ابن یزید اترا تو اس نے آپ کا سر کاٹ کر اپنے بھائی خولی کو دیا۔ ؎

سر داد نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ فدائے لا الٰہ است حسین

ستم بالائے ستم

Marfat.com

حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد دشمن اہل بیت کے خیموں میں جا گھسے اور بارہ ہاشمی بچوں اور جتنی وہاں خواتین اور حرم اہلبیت تھیں ان سب کو گرفتار کر کے قیدی بنا لیا۔ پھر ابن سعد اور شمر ذی الجوشن کے حکم سے یزیدی فوجوں نے گھوڑوں پر سوار ہو کر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی لاش مبارک کو گھوڑوں کے سموں سے روند ڈالا۔ اس کے بعد آپ کا سر اقدس بشیر ابن مالک اور خولی ابن یزید کے ہاتھ ابن زیاد کے پاس کوفہ بھجوا دیا۔

شہدائے اہلِ بیت

حضرت امام حسین علیہ السّلام کے ساتھ آپ کے اہلِ بیت میں سے درج ذیل حضرات نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔

حضرت عباس، حضرت عثمان، حضرت محمد، حضرت عبد اللہ اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالےٰ عنہم۔ یہ پانچوں حضرت علی ابن ابو طالب رضی اللہ عنہٗ کے بیٹے ہیں (اور حضرت امام عالیمقام کے سوتیلے بھائی۔)

حضرت امام حسن ابن علی رضی اللہ عنہٗ کے چار صاحبزادے۔ حضرت قاسم، حضرت عبد اللہ، حضرت عمر، اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کے اپنے دو لختِ جگر ایک تو حضرت علی اکبر ہیں جو اپنے والد بزرگوار کے سامنے ہی دشمنوں سے

Marfat.com

بڑی بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے، اور دوسرے حضرت عبداللہ (ان کا مشہور نام علی اصغر ہے) انھوں نے میدان کربلا میں شیرخوارگی میں ہی شہادت پائی۔ یہ اپنے والد بزرگوار کی گود میں تھے کہ اچانک کسی ظالم کا تیر آلگا اور اس ننھے شہید نے باپ کے ہاتھوں میں ہی تڑپ کر جان دے دی۔

اس کے علاوہ آپ کے ساتھ حضرت عبداللہ ابن جعفر کے دو صاجزادوں حضرت محمد اور حضرت عون رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے بھی آپ کے ہمراہ راہِ حق میں جان دے کر مرتبۂ شہادت پایا۔

بوقتِ شہادت حضرت امام کی عمرُ

آپ نے یومِ عاشورہ یعنی محرم کی دسویں تاریخ (بروز جمعہ) سنہ ۶۱ھ میں شہادت پائی۔ اس وقت آپ کی عمر شریف چھپن سال پانچ ماہ اور پانچ دن تھی۔ رضی اللہ تعالےٰ عنہُ۔ وارضاہ)

سرِ امام نیزے کی نوک پر

ابنِ زیاد بدنہاد نے حکم دیا کہ حضرت امام کے سرمبارک کو کوفہ کے گلی کوچوں میں پھرا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ پھر اس نے شمر ذی الجوشن کی نگرانی میں سراقدس کو دوسرے شہیدوں کے سروں اور اسیران اہلِ بیت

Marfat.com

کے ساتھ یزید کے پاس بھیج دیا۔ یزید اس وقت اپنے دارالحکومت دمشق میں تھا۔ وہاں سے پھر اس نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلِ بیت اور آپ کے سر مبارک کو حضرت زین العابدین علی ابن حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہُ کے ہمراہ مدینہ منورہ کی طرف روانہ کر دیا۔ انا لِللّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط۔ ہم سب اللہ کے ہی ہیں اور ہم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

آپ کی شہادت کے متعلق احادیث و روایات

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے اس ہولناک واقعہ کے متعلق جن احادیث میں بذریعہ وحی، حضرت جبرائیل علیہ السلام یا دیگر فرشتوں کے واسطہ سے خبر دی ہے وہ احادیث مشہور و معروف اور متواتر ہیں۔ ان احادیث و روایات سے ایک یہ ہے جس کو ابن سعد اور طبرانی نے نقل کیا ہے۔ کہ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جِبْرَئِیْلُ اَنَّ ابْنِیَ الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ بَعْدِیْ بِاَرْضِ الطَّفِّ وَجَآءَنِیْ بِھٰذِہِ التُّرْبَةِ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّھَا مَضْجَعُہٗ۔

ترجمہ:۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں۔

Marfat.com

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حضرت جبرائیل نے آ کر بتایا کہ میرا بیٹا حسین میرے بعد طف (کربلا) کی زمین پر شہید کر دیا جائے گا۔ جبرائیل نے مجھے اس مقام کی یہ مٹی لا کر دی اور بتایا کہ یہ زمین حسین کا مقتل بنے گی۔

دوسری حدیث

اس حدیث کو امام ابو داؤد اور حاکم نے حضرت ام فضل بنت حارث رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کیا ہے آپ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اُمَّتِیْ سَتَقْتُلُ ابْنِیْ هٰذَا یَعْنِی الْحُسَیْنَ وَاَتَانِیْ بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَآءَ۔

ترجمہ: میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور مجھے یہ خبر دی کہ میری امت عنقریب میرے اس بیٹے حسین کو شہید کر دے گی اور جبرائیل نے مجھے اس جگہ (مقامِ شہادت) کی تھوڑی سی سُرخ رنگ مٹی بھی لا کر دی۔

تیسری حدیث

وَاَخْرَجَ اَحْمَدُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

قَالَ لَقَدْ دَخَلَ عَلَیَّ الْبَیْتَ مَلَکٌ لَمْ یَدْخُلْ عَلَیَّ قَبْلَھَا فَقَالَ لِیْ اِنَّ ابْنَکَ ھٰذَا یَعْنِیْ حُسَیْنًا مَقْتُوْلٌ وَاِنْ شِئْتَ اَرَیْتُکَ مِنْ تُرْبَۃِ الْاَرْضِ الَّتِیْ یُقْتَلُ بِھَا فَاَخْرَجَ تُرْبَۃً حَمْرَآءَ ۔

ترجمہ : امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر میں ایک فرشتہ آیا جو اس سے پہلے کبھی میرے پاس نہیں آیا تھا اس فرشتے نے مجھے بتایا کہ آپ کا یہ بیٹا حسین شہید کیا جائے گا اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس جگہ کی مٹی دکھا دوں جہاں ان کو شہید کیا جائے گا۔ پھر اس فرشتہ نے تھوڑی سی سرخ مٹی نکال کر دکھائی ۔

چوتھی حدیث

حضرت امام محی السنہ بغوی اپنی کتاب "معجم" میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے نقل کرتے ہیں حضرت انس بیان فرماتے ہیں کہ بارش کے فرشتہ نے اللہ تعالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے اجازت طلب کی اللہ تعالیٰ نے اس کو اجازت عطا فرمادی وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا نبی اکرم صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم اس وقت حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے گھر رونق افروز تھے آپ نے فرمایا: اے اُمِّ سلمہ! دروازے کا اچھی طرح خیال رکھنا کوئی اندر نہ آنے پاتے۔ چنانچہ حضرت اُمِّ سلمہ دروازے پر نگہبانی فرمارہی تھیں کہ اتنے میں حضرت امام حسین علیہ السلام آتے اور زبردستی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اندر چلے گئے اور آپ کے اوپر کھیلنے کودنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنی گود میں لے کر چومنے اور پیار کرنے لگے یہ منظر دیکھ کر اس فرشتہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔

اَتُحِبُّہٗ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ اِنَّ اُمَّتَکَ سَتَقْتُلُہٗ وَاِنْ شِئْتَ اُرِیْکَ الْمَکَانَ الَّذِیْ یُقْتَلُ بِہٖ، فَاَرَاہُ فَجَآءَ بِسَھْلَۃٍ اَوْتُرَابٍ اَحْمَرَ فَاَخَذَتْہُ اُمُّ سَلَمَۃَ فَجَعَلَتْہُ فِیْ ثَوْبِھَا۔

ترجمہ: حضور! کیا آپ ان سے محبت رکھتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں، میں ان سے محبت رکھتا ہوں۔ فرشتے نے عرض کی انہیں تو آپ کی اُمّت عنقریب شہید کر دے گی اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ جگہ دکھا دوں جہاں ان کو شہید کیا جائے گا اس کے بعد اس نے آپ کو ایک باریک سُرخ مٹی دکھائی حضرت اُمِّ سلمہ نے وہ مٹی لے کر اپنے کپڑے میں محفوظ رکھ لی۔

Marfat.com

حضرت ثابت کہتے ہیں کہ ہم برملا کہا کرتے تھے کہ وہ مٹی میدان کربلا کی ہے۔ اس روایت کو ابو حاتم نے اپنی کتاب "صحیح" میں بھی نقل کیا ہے اور ابن احمد نے اپنی کتاب "زیادۃ المسند" میں اس روایت کو اس طرح نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں "تُمَّ نَاوَلَنِیْ کَفًّا مِنْ تُرَابٍ اَحْمَرُ"۔ یعنی حضور علیہ السلام نے فرمایا پھر اس فرشتہ نے مجھے مٹھی بھر سرخ رنگ کی مٹی دی۔

پانچویں حدیث

امام حاکم اور بیہقی روایت کرتے ہیں کہ حضرت ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ایک دن حضرت امام حسین کو اٹھائے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور حضرت امام کو آپ کی گود میں رکھ دیا۔ پھر کچھ دیر بعد اچانک میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں دریافت کرنے پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ۔

اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اُمَّتِیْ تَقْتُلُ اِبْنِیْ ھٰذَا وَاَتَانِیْ بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَآءَ۔

ترجمہ: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے آکر خبر دی ہے کہ

میری امت میرے اس بیٹے (حسین) کو شہید کر دے گی اور جبرئیل نے مجھے اس جگہ کی سرخ مٹی بھی لا کر دی ہے۔

چھٹی حدیث

اسحاق ابن راہویہ، بیہقی اور ابونعیم ام المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ آپ فرماتی ہیں کہ:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اضْطَجَعَ ذَاتَ یَوْمٍ فَاسْتَیْقَظَ وَھُوَ حَاسِرٌ وَفِیْ یَدِہٖ تُرْبَۃٌ حَمْرَاءُ یُقَلِّبُھَا قُلْتُ مَا ھٰذِہِ التُّرْبَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جِبْرَئِیْلُ اَنَّ ھٰذَا یَعْنِیْ الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ بِاَرْضِ الْعِرَاقِ وَھٰذِہٖ تُرْبَتُھَا۔

ترجمہ: رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز سو رہے تھے کہ آپ فوراً جاگ اٹھے اور آپ غمگین اور پریشان تھے آپ کے ہاتھ میں تھوڑی سی سرخ مٹی تھی جسے آپ الٹ پلٹ رہے تھے، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ مٹی کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے جبرائیل علیہ السّلام نے یہ خبر دی ہے کہ یہ (میرا بیٹا) حسین عراق کی زمین پر شہید کیا جائے گا اور یہ اس مقام کی مٹی ہے۔

Marfat.com

ساتویں حدیث

امام بیہقی اور ابونعیم حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بارش برسانے والے فرشتے نے اللہ تعالیٰ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دینے کی اجازت طلب کی تو اس کو اجازت مل گئی (اور وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا) اتنے میں حضرت امام حسین اندر تشریف لاتے اور آکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش مبارک پر چڑھنے لگے۔ اس فرشتے نے پوچھا کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ فرشتے نے عرض کی انہیں تو آپ کی اُمّت شہید کر دے گی اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ جگہ دکھا دوں جہاں ان کو شہید کیا جائے گا۔ پھر اس نے زمین پر ہاتھ مارا اور آپ کو سُرخ رنگ کی تھوڑی سی مٹی دکھائی۔ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا نے وہ مٹی لے کر اپنے کپڑے میں باندھ کر محفوظ رکھ لی۔ حدیث کے راوی حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ ہم یہ بات لوگوں سے اکثر سنتے تھے یعنی یہ مشہور تھا کہ حضرت امام حسین کربلا میں شہید ہوں گے۔

آٹھویں حدیث

ابونعیم اُمّ المومنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے نقل کرتے ہیں۔

Marfat.com

آپ بیان فرماتی ہیں کہ حضرت حسن اور حسین میرے گھر میں کھیل رہے تھے کہ جبرائیل علیہ السّلام وحی لے کر نازل ہوتے اور عرض کی :

يَا مُحَمَّدُ اَنَّ اُمَّتَكَ تَقْتُلُ اِبْنَكَ هٰذَا مِنْ بَعْدِكَ وَاَوْمٰى اِلَى الْحُسَيْنِ وَاَتَاهُ بِتُرْبَةٍ فَشَمَّهَا ثُمَّ قَالَ رِيْحُ كَرْبٍ وَّبَلَآءٍ وَقَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ اِذَا تَحَوَّلَتْ هٰذِهِ التُّرْبَةُ دَمًا فَاعْلَمِىْ اَنَّ اِبْنِىْ قَدْ قُتِلَ فَجَعَلَتْهَا فِىْ قَارُوْرَةٍ .

ترجمہ :- یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم آپ کے بعد آپ کی اُمّت آپ کے اس بیٹے کو شہید کر دے گی اور ہاتھ سے حضرت حسین کی طرف اشارہ کیا اور پھر آپ کی خدمت میں تھوڑی سی مٹی پیش کی جس کو حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے سونگھ کر فرمایا اس مٹی سے رنج و مصیبت کی بو آتی ہے اس کے بعد آپ نے فرمایا اے اُمِّ سلمہ! جب یہ مٹی خون بن جائے تو اس وقت جان لینا کہ میرے بیٹے کو شہید کر دیا گیا ہے حضرت اُمِّ سلمہ نے وہ مٹی لے کر ایک شیشی میں محفوظ رکھ لی۔

نویں حدیث

Marfat.com

ابن عساکر روایت کرتے ہیں کہ حضرت محمد ابن عمر ابن حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بیان ہے کہ ہم کربلا میں نہر فرات پر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کے ساتھ موجود تھے حضرت امام حسین نے شمر ذی الجوشن کو دیکھ کر فرمایا:

صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى كَلْبٍ اَبْقَعَ يَلِغُ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ -

ترجمہ: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک ابلق رنگ کا کتّا میرے اہلِ بیت کے خون میں منہ مار رہا ہے۔

حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے قاتل اہلِ بیت کو ابلق رنگ یعنی سفید داغ والا قرار دیا ہے آپ کے ارشاد کے مطابق قاتلِ امام، شمر ذی الجوشن کے جسم پر کوڑھ برص کی بیماری کے باعث سفید داغ تھے۔

دسویں حدیث

ابنِ سکن اور محی السنہ بغوی نے کتاب "الصحابہ" میں اور ابو نعیم نے طریق سحیم کے مطابق نقل کیا ہے کہ حضرت انس ابن حارث رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

يَقُوْلُ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا يُقْتَلُ بِاَرْضٍ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَاءُ فَمَنْ يَشْهَدُ ذَالِكَ مِنْكُمْ فَلْيَنْصُرْهُ ۔

ترجمہ :- میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے سُنا کہ میرا یہ بیٹا (حسین) جس جگہ شہید کیا جائے گا اس کا نام کربلا ہے ۔ لہٰذا جو شخص تم میں سے اس وقت وہاں موجود ہو وہ ان کی مدد کرے ۔

حضرت انس ابن حارث رضی اللہ تعالےٰ عنہ معرکۂ کربلا میں حاضر ہوئے اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے ساتھ جامِ شہادت نوش فرمایا ۔

گیارہویں حدیث

امام بیہقی حضرت ابو سلمہ ابن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں ۔ کہ حضرت امام حسین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس تشریف لاتے ، آپ اس وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دولت کدہ میں جلوہ افروز تھے اور حضرت جبرائیل امین بھی حضور کی خدمت میں حاضر تھے ۔ حضرت جبرائیل امین نے عرض کی یا رسول اللہ ! عنقریب آپ کی اُمّت ان کو شہید کر دے گی اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ جگہ بتا دُوں جہاں ان کو شہید کیا جائے گا ۔ پھر جبرائیل علیہ السّلام نے ہاتھ سے عراق

Marfat.com

کی جانب طف کی طرف اشارہ کیا اور اس جگہ کی سرخ مٹی بھی اٹھا کر آپ کو دکھائی۔

امام بیہقی نے یہی حدیث ایک دوسرے طریق کے ساتھ حضرت ابو سلمہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے موصولاً بھی روایت کی ہے۔

بارہویں روایت

امام بیہقی شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ کو بتایا گیا کہ حضرت امام ابو حسین (مکہ مکرمہ) سے عراق روانہ ہو گئے ہیں آپ ان کے پیچھے چل پڑے اور ربذہ سے دو میل ادھر ہی ان سے جا ملے ملاقات کے بعد حضرت عبد اللہ بن عمر نے حضرت امام عالیمقام سے فرمایا۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَیَّرَ نَبِیَّہٗ بَیْنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ فَاخْتَارَ الْاٰخِرَۃَ وَلَمْ یُرِدِ الدُّنْیَا وَاِنَّکُمْ بُضْعَۃٌ مِنْہُ وَاللّٰہِ لَا یَلِیْھَا اَحَدٌ مِنْکُمْ اَبَدًا وَمَا صَرَفَھَا اللّٰہُ عَنْکُمْ اِلَّا الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ فَارْجِعُوْا فَاَبٰی فَاعْتَنَقَہٗ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ اَسْتَوْدِعُکَ اللّٰہَ تَعَالٰی مِنْ قَتِیْلٍ۔

ترجمہ:۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی مصطفےٰ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا و آخرت میں سے کسی ایک کو پسند کرنے کا اختیار دیا تھا اور آپ نے آخرت کو پسند فرمایا اور دنیا کو پسند نہ کیا اور اے (امام حسین) تم بھی ان ہی کے لختِ جگر ہو۔ بخدا تم میں سے کسی کو یہ دنیا نہیں ملے گی اور اللہ تعالےٰ نے تمہاری بہتری ہی کے لیے دنیا کو تم سے دور رکھا ہے۔ اس لیے تم واپس چلو۔ (لیکن حضرت امام نے آپ کا مشورہ قبول نہ فرمایا) اور واپس جانے سے انکار کر دیا۔ تو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہُ نے آپ کو گلے لگا کر فرمایا اے شہید! میں تجھے اللہ تعالےٰ کے سپُرد کرتا ہوں۔

تیرھویں روایت

امام حاکمؒ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہُ فرماتے ہیں کہ ہمیں اس بات میں قطعاً کوئی ہچکچاہٹ نہیں تھا حالانکہ اہلِ بیت رسول بھی بکثرت موجود تھے کہ حضرت امام حسینؓ طفؔ یعنی کربلا میں شہادت پائیں گے۔

چودھویں روایت

ابو نعیمؒ، یحییٰ حضرمیؒ سے روایت نقل کرتے ہیں۔ یحییٰ حضرمی

Marfat.com

کا بیان ہے کہ جنگِ صفین کے سفر میں حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ تھا۔ جب آپ نینوی (کربلا) کے برابر پہنچے تو آپ نے بلند آواز سے فرمایا۔

صَبْرًا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ بِشَطِّ الْفُرَاتِ قُلْتُ مَا ذَا، قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِیْ جِبْرَائِیْلُ اَنَّ الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ وَاَرَانِیْ قَبْضَۃً مِنْ تُرْبَتِہٖ۔

ترجمہ:۔ اے ابو عبداللہ حسین! فرات کے کنارے صبر کرنا میں نے عرض کیا۔ کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا کہ جبرائیل امین نے بتایا ہے کہ حسین کو نہر فرات کے کنارے پر شہید کیا جاتے گا اور جبرائیل نے مجھے اس جگہ کی مٹھی بھر مٹی بھی دکھائی۔

پندرھویں روایت

ابو نعیم اصبغ ابن بنانہ سے نقل کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہم ایک بار حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہُ کے ہمراہ اس جگہ آتے جہاں آج حضرت امام حسین کی قبرانور ہے تو آپ نے فرمایا۔

ھٰھُنَا مُنَاخُ رِکَابِھِمْ وَمَوْضِعُ رِحَالِھِمْ وَ مُھَرَاقُ دِمَآئِھِمْ فِئَۃٌ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقْتَلُوْنَ بِھٰذِہِ الْعَرْصَۃِ تَبْکِیْ

Marfat.com

عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ ۔

ترجمہ :۔ یہاں شہدائے کربلا کے اونٹ باندھے جائیں گے۔ اس جگہ ان کے کجاوے رکھے ہوں گے اور اس جگہ ان کا خون بہے گا۔ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی آلِ پاک کی ایک جماعت اس میدان میں قتل کی جائے گی اور ان کے غم میں ان پر زمین وآسمان روئیں گے۔

سولھویں روایت

امام حاکم ، حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے حضرت عبداللہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ :

اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنِّیْ قَتَلْتُ بِیَحْیٰی اَبْنِ زَکَرِیَّا سَبْعِیْنَ اَلْفًا وَّاَنِّیْ قَاتِلٌ بِاِبْنِ بِنْتِكَ سَبْعِیْنَ اَلْفًا وَّ سَبْعِیْنَ اَلْفًا ۔

ترجمہ :۔ اللہ تعالےٰ نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی فرمائی کہ میں نے حضرت یحیٰی ابن زکریا کے انتقام میں ستّر ہزار قتل کیے تھے اور اے حبیب ! میں تمہارے نواسے کے بدلہ میں ایک لاکھ چالیس ہزار قتل کروں گا۔ (یعنی دوگناہ زیادہ)

Marfat.com

شہادتِ امام کا اثر دلِ مصطفےٰ پر

امام احمد اور بیہقی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں آپ کا بیان ہے کہ میں ایک روز دوپہر کے وقت خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا میں نے دیکھا کہ آپ کے سر اقدس کے بال بکھرے ہوئے اور گرد آلود ہیں۔ آپ کے ہاتھ میں خون سے لبالب بھری ہوئی ایک بوتل ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس بوتل میں یہ خون کیسا ہے؟ تو آپ نے فرمایا۔

دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْمِ۔ فَاُحْصِيَ ذَالِكَ الْوَقْتَ فَوَجَدْتُ قَدْ قُتِلَ ذَالِكَ الْيَوْمَ۔

ترجمہ یہ حضرت امام حسین اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے جو آج کے دن صبح سے میں جمع کرتا رہا ہوں۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے اس وقت اور دن کو یاد رکھا بعد میں مجھے خبر ملی تو معلوم ہوا کہ حضرت امام حسین کو اسی روز شہید کیا گیا۔

حضرت اُمِّ سلمہ کا بیان

حاکم اور بیہقی اُمُّ المومنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت

Marfat.com

نقل کرتے ہیں۔ آپ فرماتی ہیں کہ :

رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ وَعَلٰى رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَالَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا۔

ترجمہ : مجھے خواب میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی دیکھا کہ آپ کے سر اقدس اور داڑھی مبارک پر گرد وغبار پڑا ہوا ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ کیا حال ہے۔ آپ نے فرمایا میں ابھی امام حسین کی شہادت گاہ کربلا میں گیا تھا۔

لہو کی فراوانی

بیہقی اور ابو نعیم بُصرہ اَزدِیہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ شہید ہوئے تو (رات کو) آسمان سے خون کی بارش برسی۔ صبح کو ہم نے دیکھا کہ ہمارے گھڑے اور مٹکے خون سے لبریز تھے اور ہماری ہر چیز خون آلود تھی۔

زُہری سے بیہقی اور ابو نعیم روایت کرتے ہیں زہری کا بیان ہے کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ جس روز حضرت امام حسینؑ کو شہید کیا گیا اس دن بیت المقدس میں جو پتھر بھی اٹھایا جاتا تھا اس کے نیچے سے تازہ اد

انتہائی سُرخ خون برآمد ہوتا تھا۔

کائنات تاریک ہو گئی

امام بیہقی، اُمِّ حبّان سے روایت کرتے ہیں کہ جس روز حضرت امام حسین شہید ہوئے تین دن متواتر ہم پر اندھیرا چھایا رہا اور کوئی شخص اپنے منہ پر زعفران اور غازہ وغیرہ نہ لگا سکا۔ بلکہ جس نے منہ پر زعفران لگایا اس کا منہ جل کر سیاہ ہو گیا۔

گوشت زہر آلود ہو گیا

بیہقی، جمیل ابن مُرّہ سے روایت کرتے ہیں کہ یزیدی سپاہیوں نے لشکر امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہُ کے چند اونٹ پکڑ لیے اور ان کو ذبح کر کے پکایا تو ان کا گوشت اندرائن کی طرح کڑوا ہو گیا۔ چنانچہ ان کی ایک بوٹی بھی کوئی نہ کھا سکا۔

بیہقی اور ابو نعیم سفیان سے روایت کرتے ہیں۔ سفیان بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے دادا نے بتایا کہ جس دن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہٗ شہید ہوئے میں نے دیکھا کہ درس راکھ بن گئی اور گوشت کو میں نے دیکھا تو وہ آگ کے انگارے کی طرح تھا

آسمان رویا

بیہقی، علی ابن مسہر سے روایت کرتے ہیں۔ علی ابن مسہر بیان کرتے

Marfat.com

ہیں کہ میری دادی نے مجھے بتایا کہ میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت نوجوان لڑکی تھی آپ کی شہادت کے غم میں کئی روز آسمان (خون کے آنسو) روتا رہا. یعنی سُرخ رنگ بارش برستی رہی۔

قاتلین امام حسین کا عبرت ناک انجام

ابونعیم بطریقِ سفیان روایت کرتے ہیں سفیان روایت بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی تھے جو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے شہید کرنے میں شامل تھے ان میں سے ایک کا عذاب الٰہی کے باعث مقامِ ستر سُوج کر اتنا بھاری ہو گیا تھا کہ وہ اس کو کمر کے ساتھ باندھے رکھتا تھا اور دوسرا شخص پانی سے بھرے ہوئے مشکیزے کو منہ لگا کر پی جاتا اور اس طرح دوسرا مشکیزہ بھی منہ لگا کر پی جاتا تھا مگر پھر بھی اس کی پیاس ختم نہیں ہوتی تھی۔

شہادت امام پر جنّوں کی آہ وزاری

ابونعیم، حبیب ابن ثابت سے روایت کرتے ہیں. حبیب کہتے ہیں کہ میں نے جنّوں کو حضرت امام حسین کی شہادت کے غم میں روتے ہوتے سُنا اور وہ نہایت غمناک آواز میں روتے ہوئے یہ شعر پڑھتے تھے. ؎

مَسَحَ النَّبِیُّ جَبِیْنَہٗ   فَلَہٗ بَرِیْقٌ فِی الْخُدُوْدِ
اَبَوَاہُ مِنْ عُلْیَا قُرَیْشٍ   وَجَدُّہٗ خَیْرُ الْجُدُوْدِ

Marfat.com

ترجمہ: ان کی پیشانی کو نبی اکرم چوما کرتے تھے ان کے چہرے کی
نہایت نورانی چمک ہے ان کے ماں باپ قریش میں
سربرآوردہ تھے اور ان کے نانا جان تمام کائنات سے
افضل تھے۔

ابونعیم بطریق جیب ابن ثابت روایت نقل کرتے ہیں کہ اُمّ المومنین حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد کبھی جنوں کو روتے نہیں سُنا سوائے آج رات کے تو مجھے معلوم ہوگیا کہ میرے بیٹے حسین کو شہید کردیا گیا ہے میں نے اپنی خادمہ کو باہر جاکر لوگوں سے صورت حال معلوم کرنے کا کہا۔ اس نے واپس اکر بتایا کہ حضرت امام حسین شہید ہوگئے ہیں۔ جنّ حضرت امام کی شہادت پر روتے ہوئے یہ شعر پڑھتے تھے۔

اَلَا یَا عَیْنُ فَابْتَہِلِی بِجُھْدٍ
وَمَنْ تَبْکِیْ عَلَی الشُّھَدَاءِ بَعْدِیْ
عَلٰی رَھْطٍ تَقُوْدُھُمُ الْمَنَایَا
اِلٰی مُتَجَبِّرٍ فِیْ مُلْکِ عَھْدِیْ

ترجمہ: اے آنکھ جتنا ہوسکے رولے اور آج کے بعد پھر شہیدوں پر
کون روتے گا ان پر رولے جنہیں موت ایک ظالم بادشاہ
کے پاس کھینچ لے گئی۔

Marfat.com

ابونعیم، مزیدہ ابن جابر حضرمی سے اور وہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے خود جنّوں کو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت پر روتے ہوئے سُنا جنّ رو رو کر یہ شعر پڑھتے تھے ۔ ؎

اُنعی حُسَیناً ھَبلاً   کانَ حُسَیناً جَبلاً

ترجمہ :۔ میں اشکبار آنکھوں سے امام حسین کی شہادت کی خبر دیتا ہوں وہ حسین جو صبر و استقامت کا ایک عظیم پہاڑ تھے ۔

زندۂ جاوید حسینؑ

ابن عساکر، منہال ابن عمر سے روایت نقل کرتے ہیں۔ منہال کا بیان ہے کہ :

اَنَا واللہِ رَاَیتُ رَاسَ الحُسَینِ حِینَ حُمِلَ وَاَنَا بِدِمَشقَ وَبَینَ یَدَیِ الرَّاسِ رَجُلٌ یُقرَاُ سُورَۃَ الکَھفِ حَتّیٰ بَلَغَ قَولَہٗ تَعَالیٰ۔ اَمْ حَسِبتَ اَنَّ اَصحَابَ الکَھفِ وَالرَّقِیمِ کَانُوا مِن اٰیَاتِنَا عَجَبًا فَاَنطَقَ اللہُ الرَّاسَ بِلِسَانٍ ذَوبٍ فَقَالَ اَعجَبُ مِن اَصحَابِ الکَھفِ قَتلِی وَحَملِی ۔

ترجمہ :۔ اللہ کی قسم، میں نے حضرت امام حسین کے سرِ اقدس کو دیکھا جب یزیدی اس کو اٹھائے لے جا رہے تھے میں

Marfat.com

اس وقت دمشق میں تھا۔ آپ کے سرِ اقدس کے سامنے ایک آدمی سورت کہف پڑھتا جا رہا تھا جب وہ اللہ تعالٰے کے ارشاد، اس آیت پر پہنچا :

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْکَھْفِ وَالرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ۔

ترجمہ :۔ کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ اصحاب کہف میری قدرت کی عجیب نشانیوں میں سے تھے ۔

تو اللہ تعالٰے نے آپ کے سرِ اقدس کو قوت گویائی عطا کی اور وہ نہایت صاف اور شستہ زبان میں بول اٹھا۔

وَاَعْجَبُ مِنْ اَصْحَابِ الْکَھْفِ قَتْلِیْ وَحَمْلِیْ ۔

ترجمہ :۔ اصحاب کہف سے بھی زیادہ تعجّب خیز واقعہ تو میرا قتل ہونا اور میرے سر کا اٹھاتے پھرنا ہے ۔

عجیب واقعہ

ابونعیم طریق ابن لہیعہ سے اور وہ ابوقنبل سے روایت کرتے ہیں۔ کہ جب حضرت امام حسین رضی اللہ تعالٰے عنہ نے شہادت پائی اور یزیدی آپ کا سر مبارک تن اقدس سے جدا کر کے شامؔ کی طرف روانہ ہو گئے جب وہ پہلی منزل پر پہنچ کر نبید پینے کے لیے بیٹھے تو قدرتِ الٰہی سے

Marfat.com

ایک آہنی قلم ظاہر ہوا جس نے خون سے یہ عبارت لکھی۔

أَتَرْجُو أُمَّةٌ قَتَلَتْ حُسَيْنًا شَفَاعَةَ جَدِّهٖ يَوْمَ الْحِسَابِ

ترجمہ: کیا حضرت امام حسین کے قاتل یہ امید رکھتے ہیں کہ قیامت کے دن ان کے نانا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم ان کی شفاعت کریں گے۔

تمّت

ترجمہ : سِرُّ الشّہادتین۔

ترجمہ :

ریاض احمد صمدانی

ذوالحجہ ۱۳۹۶ھ

Marfat.com

شہادتِ عظمیٰ ہے منتہائے نظر

سفرِ کربلا کے اثناء میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔

لوگو! معاملہ نے جو نازک صورت اختیار کرلی ہے، وہ تم دیکھ رہے ہو دنیا نے اپنا رنگ بدل دیا ہے۔ اس کی تمام نیکیاں، بھلائیاں اور خوبیاں ختم ہوگئی ہیں۔ ذرا سی تلچھٹ باقی ہے۔ افسوس! آج نہ کسی کو حق کے اتباع کی پرواہ ہے اور نہ کوئی باطل سے بچنے کی سعی کرتا ہے وقت آگیا ہے کہ مومن راہِ حق میں موت کو سعادت سمجھے اور ظالموں و بدکاروں کے ساتھ زندگی بسر کرنے کو خسرانِ عظیم خیال کرے۔ میں شہادت کی موت چاہتا ہوں، ظالموں کے ساتھ زندہ رہنا بجائے خود ایک جرم ہے" (ابن جریر)

شہادت کے بعد جب سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے خاکِ کربلا پر حضرت امام کی لاش مبارک کو دیکھا تو روتے ہوئے نانا جان کو یوں پکارا:

یَا مُحَمَّدَاہُ۔ یَا مُحَمَّدَاہُ۔ صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ وَمَلَکُ السَّمَآءِ۔ ھٰذَا حُسَیْنٌ بِالْعَرَاءِ۔ مُزَمَّلٌ بِالدِّمَاءِ۔ مُقَطَّعُ الْاَعْضَاءِ یَا مُحَمَّدَاہُ وَبَنَاتُکَ سَبَایَا وَ	یا محمداہ یا محمداہ آپ پر اللہ اور آسمانی فرشتوں کا درود ہو۔ یہ حسین بے گور وکفن پڑے ہیں خون میں لت پت اعضاء بریدہ ہیں۔ یا محمداہ، آپ کی بیٹیاں قیدی

Marfat.com

ذُرِّيَّتُكَ مُقَتَّلَةٌ تَسْفِي عَلَيْهَا الصَّبَا ۔ (البدایہ والنہایہ)

ہیں، آپ کی آل کو قتل کر دیا گیا ہے ہوا ان پر خاک ڈال رہی ہے ۔

جب یزیدی قید میں اہلِ بیت کا اسیر قافلہ، کربلا سے روانہ ہوا تو عابد بیمار نے سرکارِ مدینہ کو، امداد کے لیے پکارا ۔ ؎

يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ اَدْرِكْ لِزَيْنِ الْعَابِدِيْنَ
مَحْبُوْسِ اَيْدِي الظَّالِمِيْنَ فِي الْمَوْكَبِ وَالْمُزْدَحَم

ترجمہ: اے نبی رحمۃ للعالمین! زین العابدین کی مدد کو پہنچو۔ وہ اس ہجومِ غم میں، ظالموں کے ہاتھ میں گرفتار ہے ۔

عشرۂ محرم

ماہِ محرّم اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے یہ ماہِ مبارک ابتدا سے ہی عزت و حرمت والا چلا آ رہا ہے اس لیے ہر زمانے میں آسمانی شریعت کے ماننے والوں نے اس کو ادب و احترام کی نظر سے دیکھا وجہ یہ ہے کہ روزِ اوّل سے ہی اس ماہ مبارک میں بعض ایسے مہتم بالشان واقعات رونما ہوتے رہے جس کی بدولت اس کی شہرت و برکت بڑھتی گئی تاآنکہ ۱۰ محرم ۶۱ھ میں ریگزار کربلا میں نواسۂ خاتم الانبیا سید الشہدا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اعلاء کلمۃ الحق کی خاطر جامِ شہادت نوش فرما کر ماہِ محرّم کی عظمت و شہرت کی تکمیل فرما دی اور ہزارہا صدیوں پر مشتمل یہ داستانِ

Marfat.com

تسلیم و رضا میدانِ منیٰ سے شروع ہو کر میدانِ کربلا میں اپنی انتہا کو پا کر داستانِ حرم بن گئی۔ ؎

غریب و سادہ و رنگین ہے داستانِ حرم
نہایت اس کی حسین ابتدا ہے اسماعیل

آئیے! ذرا دیکھیں، اس ماہ مکرّم میں ہادی سُبل حضرت محمد مُصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ مبارکہ اُمّت کی کیا راہنمائی فرماتا ہے تاکہ اس ماہ کے روز و شب سُنّت نبوی کے مطابق گزار کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظّم صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سرخرو ہوں اور ہر اس رسم و طریقہ سے اجتناب کریں جو اللہ تعالے اور اس کے رسول مکرّم صلی اللہ علیہ وسلّم کی رضا و خوشنودی کے خلاف ہو۔

صحیح مسلم میں بارگاہ رسالت کے ذی شان صحابی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَھْرُ اللّٰہِ الْمُحَرَّم
وَاَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: رماہِ رمضان کے بعد افضل روزہ اللہ کے مہینے محرم کا ہے اور فرض نماز کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔

یومِ عاشورہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

Marfat.com

مَارَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَحَرّٰی صِیَامَ یَوْمٍ فَضَّلَہٗ عَلٰی غَیْرِہٖۤ اِلَّا ھٰذَا الْیَوْمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَ ھٰذَا الشَّھْرَ یَعْنِیْ شَھْرَ رَمَضَانَ۔ (متفق علیہ)

ترجمہ :۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کو دسویں محرم اور رمضان کے روزہ کے سوا اور کسی دن کے روزہ کا اس قدر اہتمام کرتے اور اس کو دوسرے پر فضیلت دیتے نہیں دیکھا۔

یہی ذی وقار راوی فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں محرم کا روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی حکم دیا تو لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! اس دن تو یہودی بھی تعظیم کرتے ہیں (اور روزہ رکھتے ہیں) حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا اگر میں آئندہ سال تک رہا تو ضرور نویں محرم کا بھی روزہ رکھوں گا۔

وضاحت

یہ سن گیارہ ہجری کے محرم کا واقعہ ہے جس کے دو ماہ بعد ۱۲ ربیع الاوّل کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے وصال فرمایا۔ لہٰذا مسنون یہ ہے کہ نویں دسویں محرم کو روزہ رکھا جاتے صرف دسویں یعنی عاشورا کا ایک ہی روزہ رکھنا مکروہ ہے چنانچہ حدیث مذکورہ کے راوی حضرت ابن عباس کا واضح ارشاد ہے۔

صُوْمُوا التَّاسِعَ وَالْعَاشِرَ وَخَالِفُوا الْیَھُوْدَ۔ (المرقاۃ)

Marfat.com

ترجمہ: نویں اور دسویں محرم کو روزہ رکھو اور یہودیوں کی مخالفت کرو۔

کفّارۂ گناہ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

صِیَامُ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰہِ یُکَفِّرَ السَّنَۃَ الَّتِیْ قَبْلَہٗ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: مجھے کامل امید ہے کہ اللہ تعالیٰ دسویں محرم کا روزہ رکھنے کے صلہ میں سال بھر کے پہلے گناہ معاف کر دے گا۔

صحاح کی یہ چار احادیث ماہ محرم کی شرعی حیثیت اور اس کی عظمت و برکت کا ثبوت پیش کرنے کے لیے کافی ہیں ان ارشادات نبوت میں روزے کی اہمیت و فضیلت پر زور دیا گیا ہے۔ میرا مقصد ان احادیث کے تحریر کرنے کا اس ماہ میں روزہ جیسی عبادت کی ترغیب دلانا، اور دوسرا اہم مقصد، حقیقت روزہ کا بیان ہے اور وہ صبر و تقویٰ ہے۔ یعنی روزہ ایک طرف مصائب و آلام پر صبر کی تلقین کرتا ہے اور بے صبری سے روکتا ہے اور دوسری طرف تقویٰ اور خدا خوفی کے ذریعہ بندۂ مومن کو گناہ اور برائی سے بچاتا ہے۔ کیونکہ روزے (صوم) کا معنیٰ ہی یہ ہے۔ کہ ھُوَ الْاِمْسَاکُ عمّا تنازع الیہ النفس۔ یعنی ہر اس قول و فعل سے

Marfat.com

خود کو روک لینا جس کی طرف نفس مائل ہو۔ گویا شہادت امام سے پچاس برس پہلے ہی مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت کو حادثۂ کربلا پر تلقین صبر فرما دی۔ اسوۂ مصطفوی برملا اعلان فرما رہا ہے کہ اگرچہ تمہارا نفس آلِ نبی پر توڑے جانے والے مظالم و مصائب پر سیاہ پوشی، سینہ کوبی، نوحہ خوانی، تعزیہ داری اور ہائے واتے کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ لیکن خبردار! یہ سب کام سیرت نبوی اور اہلِ بیتِ نبوت کے اسوۂ مبارکہ کے سرا سر خلاف اور بدعت ہیں۔ لہٰذا صبر و تقوٰی کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دو۔ اور کوئی ایسا فعل نہ کرو جو خلاف اسلام اور خاندانِ نبوت کی سیرت کے منافی ہو۔

دیکھو! کربلا میں جگر گوشۂ رسُول پر یزیدی مظالم نے انتہا کر دی اور بنتِ رسُول، زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ قیامت نما منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ننھے علی اصغر کو تڑپتے، جواں سال علی اصغر و قاسم کو خاک و خون میں غلطاں دیکھا۔ قافلہ سالارِ عشق حضرت امام حسین کی پامال نعش بچشمِ سر دیکھی۔ گلشنِ رسالت اُجڑا، خاندانِ نبوّت لٹا دیکھا۔ لیکن قربان جائیں رسول اللہ کی نواسی فاطمہ کی اس دلاری پر، نہ گریبان پھاڑا، نہ سینہ پیٹا، نہ بال نوچے نہ ہائے واۓ کی۔ بلکہ صبر و رضا کی ایک ایسی مثال قائم فرمائی جو رہتی دنیا تک اُمّت مسلمہ کی راہنمائی کرتی رہے گی۔

Marfat.com

قرآن میں مصیبت پر صبر کرنے والوں کی تعریف

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ایک جگہ نہیں بلکہ متعدد مقام پر مصیبت و بلاء کے وقت بندہ مومن کو صبر کی تلقین فرمائی چنانچہ سورت البقرا میں مصائب وآلام کو صبر و استقلال سے برداشت کرنے والوں کا ذکرِ خیر الفاظ میں فرمایا۔

اور ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے۔ کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور خوشخبری سُنا ان صبر والوں کو، کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے، تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا ہے۔ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی درودیں ہیں اور رحمت۔ اور یہی لوگ راہ پر ہیں۔ پ۲ (ترجمہ اعلحضرت)

اسلام میں کسی کی موت پر چاہے وہ کتنا ہی معظّم و محترم کیوں نہ ہو، نوحہ و ماتم، سینہ کوبی، کپڑے پھاڑنا، بال نوچنا، کالا ماتمی لباس پہننا اور جاہلیت کی طرح اظہارِ غم و حزن کرنا، اور پھر ہر سال اسی طرح مجلس سوگ و ماتم برپا کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔ رافضیوں کے ہاں عشرۂ محرم میں سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی یاد میں ماتم و سوگ کی مروجہ رسومات سراسر کتاب وسُنّت اور اسوۂ اہل بیت

Marfat.com

کے خلاف ہے۔ بارہ اماموں میں سے کسی ایک امام نے بھی شہادتِ امام پر نہ خود اس طرح سوگ اور ماتم کیا اور نہ ہی انہوں نے اس رسمِ بد کا دوسروں کو حکم دیا۔ اس بدعت کا تو آغاز ہی شہادتِ امام کے تین صدیوں بعد ۳۵۲ھ میں ہوا۔ خیر القرون میں اس کا کہیں وجود نہیں ملتا۔

اس کے برعکس امام الانبیا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آئمہ اہلِ بیت کے اقوال سے ماتم و نوحہ (بین) سینہ کوبی، رخسار پیٹنا، بال نوچنا، کپڑے پھاڑنا، کالا ماتمی لباس پہننے اور تین دن سے زیادہ کسی کی موت پر سوگ منانے کی واضح ممانعت ثابت ہے لہٰذا سطور ذیل میں احادیث نبوی اور شیعہ کتابوں سے اہلِ بیت کے اماموں کے آثار و اقوال سپردِ قلم کیے جاتے ہیں۔ اس اُمید پر کہ شائد کوئی گم کردہ راہِ ہدایت پا جائے۔

ملاحظہ ہو البدایہ والنہایہ میں علّامہ ابن کثیر ۳۵۲ھ کے احوال و واقعات میں لکھتے ہیں کہ اس سال کی دسویں محرم کو امر معز الدولہ بن بویہ ان تغلق الاسواق وان یلبس النساء المسوح من الشعر وان یخرجن فی الاسواق حاسرات عن وجوہھن ینحن علی الحسین ابن علی ابن ابی طالب (البدایہ والنہایہ ابن کثیر)

ترجمہ: معز الدولہ بن بویہ نے حکم دیا کہ بازار بند رکھے جائیں اور عورتیں بالوں کے کھردرے کپڑے پہنیں اور بازاروں میں ننگے منہ حسین ابن علی پر نوحہ و بین کرتے ہوتے ان کا ماتمی جلوس نکالیں۔

Marfat.com

ماتم اور بین کی حرمت، احادیثِ مصطفےٰ سے

سیّد الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جدِّ امجد امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَیٰ بِدَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ - (متفق علیہ)

ترجمہ: وہ شخص ہماری اُمّت سے نہیں جس نے (موت یا مصیبت میں) رخساروں کو پیٹا، گریبان پھاڑا، اور زمانہ جاہلیت کی طرح آواز بلند کی، یعنی بین کیا۔

ماتم کرنے والوں سے نبی کی بیزاری

صحابی رسول حضرت ابوموسیٰ اشعری بیماری کی وجہ سے بیہوش ہو گئے تو ان کی بیوی اُمِّ عبداللہ بلند آواز سے بین کرتے ہوتے رونے لگی۔ آپ اس وقت تو مرض کی شدت سے بول نہ سکے جب ذرا افاقہ ہوا تو بیوی سے کہنے لگے کیا تو وہ حدیث بھول گئی ہے جو کئی بار میں تجھے سُنا چکا ہوں کہ:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا بَرِیْءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ۔ (متفق علیہ عن ابی بردہ)

Marfat.com

ترجمہ :۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اس شخص سے بیزار ہوں جس نے مصیبت میں بال نوچے نوحہ و بین کیا۔ اور کپڑے پھاڑے۔

ذخیرہ

عذاب آخرت

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ ۔(رواہ مسلم)

ترجمہ :۔ نوحہ و ماتم کرنے والی عورت نے اگر موت سے پہلے توبہ نہ کی تو جب وہ قیامت کے دن اٹھے گی۔ اس پر پگلے ہوئے تانبے اور چمڑے کا لباس ہوگا۔

رسول خدا کی لعنت

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ ۔(رواہ ابوداؤد)

ترجمہ :۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نےبین اور ماتم کرنے اور (مجالس ماتم اور نوحہ کو شوق سے دیکھنے سننے والی عورت پر لعنت بھیجی ہے۔

تین دن سے زیادہ سوگ حرام ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا یَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تَحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَعَشْرًا۔ (متفق علیہ)

ترجمہ:۔ جو عورت اللہ تعالےٰ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہے اس کو جائز نہیں کہ وہ میّت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔ اس عورت کو اپنے خاوند کی موت پر چار ماہ دس دن سوگ کرنا جائز ہے

وضاحت

نوحہ، ماتم اور سوگ وغیرہ عرب میں عورتوں کی رسم تھی۔ جسے بعد میں ایران میں شیعہ مردوں نے اپنا لیا۔ پھر وہاں سے یہ رسم بد ہندوستانی شیعہ مردوں نے بھی اختیار کی اور اسے رواج دیا۔

مسئلہ

کسی کی موت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے ہاں عورت

Marfat.com

کو اپنے شوہر کی موت پر چار ماہ دس دن سوگ کرنا جائز ہے یعنی ان دنوں میں عورت زیب زینت اچھا لباس کنگھی پٹی سرمہ وغیرہ استعمال نہ کرے۔

سوگ کا معنے

کسی کی موت پر ترک زینت یعنی اچھا لباس خوشبو وغیرہ استعمال نہ کرنا اور خوشی مسرت کے کلام چھوڑ دینا اور اظہار غم و حزن کرنا۔

حرمتِ ماتم آئمہ اہلِ بیت کے ارشادات سے

امیرالمومنین حضرت علی ابن ابوطالب رضی اللہ تعالےٰ عنہُ روایت فرماتے ہیں کہ :

نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ النِّیَاحَۃِ وَالِاسْتِمَاعِ اِلَیْھَا ۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد رابع)

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ و ماتم کرنے اور نوحہ و ماتم کی مجلسوں میں نوحہ سننے کے لیے جانے سے منع فرمایا ہے۔

رسُول اللہ کی حضرت زہرا کو وصیّت

حضرت امام محمد باقرؓ اور حضرت امام جعفر صادقؓ روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت اپنی بیٹی حضرت

Marfat.com

فاطمہ زہرا کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا ۔

چوں من بمیرم روئے خود برائے من مخراش ، وگیسوئے خود را پریشان مکن ، و وا ویلا مگو ، و بر من نوحہ مکن ، و نوحہ گراں را مطلب ، و صبر پیشہ کن ۔ (حیات القلوب ج دوم)

ترجمہ :- بیٹی ! جب میں وفات پا جاؤں تو میری وفات پر اپنا چہرہ نہ پیٹنا ، سر کے بال نہ بکھیرنا ، ہائے وائے نہ کرنا اور مجھ پر نوحہ و ماتم نہ کرنا اور نہ ہی نوحہ گروں کو بلانا بلکہ صبر کرنا ۔

سوگ صرف تین دن ہے

شیعوں کے فقہ جعفریہ کے بانی اور چھٹے امام حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں ۔

لَیْسَ لِاَحَدٍ اَنْ یُّحِدَّ اَکْثَرَ مِنْ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ اِلَّا الْمَرْاَۃَ عَلٰی زَوْجِھَا حَتّٰی تَنْقَضِیَ عِدَّتُھَا ۔ (من لا یحضرہ الفقیہ جلد ۱)

ترجمہ :- کسی (مسلمان) کو کسی کی موت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں ۔ سوائے عورت کے ۔ کہ وہ عدت کے ختم ہونے تک اپنے خاوند کی موت پر سوگ کر سکتی ہے ۔

دوزخی لباس

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کالی ٹوپی پہن کر

Marfat.com

نماز پڑھنے کے بارے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔

لَا تُصَلِّ فِیْهَا، لِاَنَّهَا لِبَاسُ اَهْلِ النَّارِ وَقَالَ اَمِیْرُ الْمُوْمِنِیْنَ فِیْمَا عَلَّمَ بِهٖ لَا تَلْبَسُوْا السَّوَادَ فَاِنَّهٗ لِبَاسُ فِرْعَوْنَ۔

(من لایحضر فروع کافی ج۲

ترجمہ: کالی ٹوپی پہن کر نماز نہ پڑھو کیونکہ یہ دوزخیوں کا لباس ہے۔ اور حضرت امیر المومنین نے اپنے دوستوں کو فرمایا کالا لباس مت پہنو کیونکہ یہ فرعون کا لباس ہے۔

ضروری وضاحت

اہل سنت وجماعت کے نزدیک کالا لباس استعمال کرنا جائز ہے ہاں سوگ اور ماتم کے طور پر پہننا حرام ہے اور شیعوں کے نزدیک تو مذکورہ حوالہ کے مطابق کالا لباس پہننا مطلق حرام ہے۔ اللہ تعالے توفیقِ عمل بخشے۔ آمین۔

امام حسین کی حضرت زینب کو تلقین صبر

حضرت امام زین العابدین ابن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جس رات کی صبح میرے والد بزرگوار نے شہادت پائی اسی رات کا ذکر ہے میں بیمار تھا۔ پھوپھی زینب میری تیمارداری میں مصروف تھیں۔

Marfat.com

اتنے میں امام حسین چند اشعار پڑھتے اندر آتے جنہیں سن کر میں سمجھ گیا کہ صورتحال کیا رُخ اختیار کر گئی ہے اور میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے لیکن صبر کیا۔ میری پھوپھی برداشت نہ کر سکیں جزع فزع اور روتے چلاتے ہوتے بیہوش ہو کر گر پڑیں۔ انہیں ہوش میں لایا گیا پھر حضرت امام حسین نے حضرت زینب کو یہ وصیت فرمائی۔

یَا اُخْتَاہ! تَعَزِّی بِعَزَآءِ اللّٰہِ فَاِنَّ لِیْ وَلِکُلِّ مُسْلِمٍ اُسْوَۃٌ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

(تاریخ یعقوبی ج ۲)

ترجمہ: بہن اللہ تعالے کے ارشاد کے مطابق طریقہ تعزیت اختیار کر کیونکہ میرے اور ہر مسلمان کے لیے رسُولِ خُدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں بہترین نمونہ ہے۔

ناظرینِ کرام!

غور فرمائیے خاندان نبوت کے سامنے ہر وقت اسوۂ محمدی رہتا ہے۔ چاروں طرف سے مصائب و آلام نے گھیرا ہے۔ راہِ حق میں سب کچھ قربان کرنے کے لیے چشم براہ ہیں بہن نے ذرا بیقراری کا مظاہرہ کیا فوراً پکار اٹھے بہن! اسوۂ نبوی ہمارے لیے اور ہر مسلمان کے لیے قابل اتباع نمونہ ہے۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور ان کے

Marfat.com

اسوۂ مبارکہ کو اپناؤ۔ خاندانِ نبوت کا یہی طریقہ تربیت ہے کہ ہاتھ اور زبان سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جو ہمارے نانا کی شریعت کے خلاف ہے۔

اہلِ بیت کی محبت وعقیدت کا دعوٰی کرنے والوں میں آج کوئی ایسا ہے جس کا قول وفعل امام حسین اور اہلِ بیت نبوت کے اسوۂ حسنہ کے ساتھ ذرا بھر بھی مطابقت رکھتا ہو۔

طوفانِ نوح لانے سے اے چشم فائدہ ؟
دو اشک بھی بہت ہیں اگر کچھ اثر کریں

یزید
اپنے کردار کے آئینے میں

واقعاتِ کربلا اور خاندانِ نبوت پر ڈھائے جانے والے مصائب اور لرزہ خیز یزیدی مظالم کی تفصیل پڑھ کر ہر شخص کے ذہن میں یہ سوال ابھرتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا، حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ نے اپنا گھرانہ ریگذارِ کربلا میں کس مقصد کی خاطر قربان کیا۔

ان سوالات کا دو لفظی جواب تو یہ ہے کہ خاندانِ نبوت نے کربلا میں یہ مظالم سلطانِ جابر کے سامنے کلمۂ حق کہنے کی پاداش میں سہے۔

Marfat.com

لیکن اس کا تفصیلی جواب پانے کے لیے یزید کا حدود اربعہ اور اس کے کردار کا مطالعہ ازبس ضروری ہے۔ ذیل میں چند ایک مستند حوالوں سے یزید اور اس کے کردار کا مختصر خاکہ پیش خدمت ہے۔

شہزادۂ رسول، حضرت امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ کے نزدیک یزید منصب حکومت کے اہل نہیں تھا، کہ یزید احکام الٰہی کی واضح خلاف ورزی کرنے والا، اللہ تعالےٰ کے حرام کو حلال، اور اس کے حلال کو حرام قرار دینے والا شخص تھا رحمٰن کی نافرمانی اور شیطان کی فرمانبرداری کرنے والا تھا۔ جس نے اُمّت مسلمہ میں فساد برپا کر کے حدودِ الٰہی کو معطل کر دیا تھا ——— اور اس وقت حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر یزید کو اس کی من مانیوں سے روکنے کی ذمہ داری سب سے زیادہ عائد ہوتی تھی۔

یزید اور اس کے کردار کی جابرانہ اور مستبدانہ حکومت کا یہ وہ نقشہ ہے جو حضرت امام نے خود بیان فرمایا ہے۔ جب آپ عازمِ کوفہ ہوئے تو کوفہ سے دو منزل ادھر ہی ابن زیاد کے حکم سے شامی جرنیل حر ایک ہزار مسلح یزیدی فوج لے کر مقابل آیا۔ جس کے باعث آپ کو کوفہ کی راہ چھوڑ کر عراق کا راستہ اختیار کرنا پڑا۔ میدانِ کربلا کا رُخ کرتے وقت آپ نے ایک تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضرت امام نے یزیدی کردار کی پوری پوری نشاندہی فرما دی چنانچہ آپ نے ایک ہزار

Marfat.com

مسلح کوفیوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے لوگو! رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

من رای سلطانا جائرا مستحلا لحرم اللہ ناکثا لعھد اللہ مخالفا لسنۃ رسول اللہ یعمل فی عباد اللہ بالاثم والعدوان فلم یغیر ما علیہ بفعل ولا قول کان حقا علی اللہ ان یدخلہ مدخلہ الا وان ھؤلاء قد لزموا طاعۃ الشیطان وترکو طاعۃ الرحمٰن واظھروا الفساد وعطلوا الحدود واستاثروا بالفئ واحلوا حرام اللہ وحرموا حلالہ وانا احق من غیر۔ (کامل ابن اثیر جلد رابع)

ترجمہ:۔ جو شخص کسی ظالم حاکم کو دیکھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال قرار دے رہا ہے اللہ تعالے کے عہد کو توڑ رہا ہے اور رسول خدا کی سنت کی مخالفت کر رہا ہے۔ اللہ کے بندوں پر ظلم وزیادتی کر رہا ہے تو وہ شخص اپنے قول وفعل کے ساتھ اس ظالم حاکم کی ان بداعمالیوں کو نہ مٹائے تو اللہ تعالے اس کو اس کے ٹھکانے (دوزخ) میں داخل کرے گا۔

اے کوفہ والو سنو! ان یزیدیوں نے شیطان کی اطاعت

Marfat.com

اپنالی ہے اور خدائے رحمٰن کی اطاعت چھوڑ دی ہے اُمّت میں فساد برپا کیا ہے۔ اسلامی تعزیروں کو معطل کر دیا ہے یہ مالِ غنیمت اور بیت المال کا روپیہ خود کھا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حرام کو حلال اور اس کے حلال کو حرام ٹھہرا رہے ہیں۔ اس لیے میں ان کی بداعمالیوں اور من مانیوں کو ہٹانے کا سب سے زیادہ حق دار ہوں۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ جیسا امام اہل بیت جس نے آغوشِ نبوت میں آنکھ کھولی ہو جو اس گھرانے میں پروان چڑھا ہو جس میں قرآن اترا ہو۔ جہاں سے رشد و ہدایت کا سرچشمہ پھوٹا ہو۔ یزید ایسے فاسق و فاجر حکمران کے ناپاک ہاتھ میں بیعت کے لیے اپنا ہاتھ کب دے سکتا تھا۔ چنانچہ آپ نے اپنا سر دے دیا مگر یزید کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہ دیا۔ خواجہ خواجگان حضرت معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

سر داد نہ داد دست در دستِ یزید — حقا کہ بنائے لا الٰہ است حسین

اگر خدانخواستہ آپ یزید کے بارے ذرا بھی نرمی سے کام لیتے تو قیامت تک آپ کا یہ طرزِ عمل امت کے لیے سند بن جاتا اس لیے حضرت امام عالیمقام نے سر کٹوا دیا لیکن فاسق و فاجر اور ظالم حاکم کے سامنے جھکایا نہیں۔

Marfat.com

کرتی ہے پیش اب بھی شہادت حسین کی
آزادی حیات کا یہ سرمدی اصول
چڑھ جاتے کٹ کے سر تیرا نیزے کی نوک پر
لیکن یزیدیوں کی اطاعت نہ کر قبول (ظفر علیخاں)

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نزدیک اسلامی ریاست کے سربراہ کی شخصیت کن صفات کی حامل ہونی چاہیے یہ خود ان ہی کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے جب کوفیوں کے خطوط پے درپے آپ کی خدمت میں آنے لگے تو آپ نے ان میں سے ایک خط کے جواب میں حاکم وقت کی جو تعریف لکھی وہ کتب سیر میں محفوظ ہے۔ اس خط کے مندرجات کے آخر میں آپ لکھتے ہیں۔

فَلَعُمْرِیْ مَا الْاِمَامُ اِلَّا الْعَامِلُ بِالْکِتَابِ وَالْقَائِم بِالْقِسْطِ والدائنُ بِدِیْنِ الحق۔ (کامل ابن اثیر جلد رابع)

مجھے اپنی جان عزیز کی قسم، حاکم وہی ہو سکتا ہے جو کتاب اللہ پر عمل کرنے والا، عدل وانصاف قائم کرنے والا اور دین حق پر کاربند رہنے والا ہو۔

شہزادہ کونین حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یزید کے کردار کا جو آئینہ دکھایا ہے اس سے یزید کی پوری تصویر کھل کر سامنے آگئی ہے۔ اس کے باوجود متعدد ثقہ مورخین اور علما امت نے بھی یزید

Marfat.com

کی تاریک زندگی کے ہر گوشہ پر روشنی ڈالی ہے تاکہ یزید کی یزیدیت اور شیطنت کسی سے اوجھل نہ رہے۔ چنانچہ ابوالفداء حافظ ابن کثیر نے اپنی شہرہ آفاق تاریخ البدایہ والنہایہ میں یزید کے فسق و فجور کی ایک طویل فہرست نقل کی ہے جس کے چند جملے ہدیہ ناظرین ہیں۔

کان قد اشتھر بالمعازف وشرب الخمر و الغناء والصید واتخاذ الغلمان والقیان والکلاب النطاح بین الکباش والدباب والقرد.

وما من یوم الا یصبح فیه مخمورا۔ (البدایہ والنہایہ جلد ثامن)

کہ یزید کے متعلق یہ روایت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ وہ ساز و راگ کا دلدادہ، شرابی، سرود و نغمہ کا شیدائی، شکار کھیلنے کا شائق، خوبرو لڑکوں، اور نوعمر حسین و جمیل گانے والی لونڈیوں اور شکاری کتوں کا شوقین تھا اور وہ سینگ والے مینڈھوں سانڈھوں اور بندروں کے درمیان لڑائی اور مقابلہ کراتا رہتا تھا سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ ہر صبح شراب کے نشہ میں مدہوش اٹھتا تھا۔

یہ ہے یزید اپنے کردار کے آئینے میں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں کتاب و سنّت صحابہ کرام اور آئمہ اہل بیتِ عظّام کی اتباع اور عقائد اہلِ سنّت پر ثابت قدمی نصیب فرمائے۔ آمین! بجاہ امام الانبیاء والمرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

ریاض احمد صمدانی

Marfat.com

چند مفید اور قابلِ مطالعہ کتابیں

مولائے کُل صحاح ستہ کی منتخب چالیس احادیث سے کمالاتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بیمثال کتاب، یعنی کمالاتِ رسُول بزبانِ رسُول۔

بیانُ الارکان دین اسلام کے پانچ بنیادی ارکان۔ توحید و رسالت، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج بیت اللہ کے مسائل واحکام پر ایک جامع کتاب، ایک ایسی کتاب جو ہر مسلمان گھر کی اہم ضرورت ہے۔ زیرِ طبع

حیاتِ محی الدّین غزنوی سُلطان المشائخ حضرت خواجہ پیر غلام محی الدین غزنوی علیہ الرحمۃ تاجدارِ علی پور شریف کے حالات زندگی، دینی خدمات، ملفوظات و ارشادات اور روحانی کمالات کا حسین مرقع۔

سُنّتِ خلیل قربانی کے احکام ومسائل اور فضائل پر ایک مختصر کتابچہ۔

مسائلُ الصیّام ماہ رمضان المبارک کے روزوں کے اہم مسائل و فضائل، اعتکاف، نمازِ تراویح، صدقہ، فطر اور عید الفطر کے مسائل واحکام پر ایک مدلّل رسالہ۔

Marfat.com

دیوبندی مذہب

(تصنیف: مناظرِ اسلام مولانا غلام مہر علی صاحب چشتیاں شریف)

جس میں دیوبندیوں کے صحیح خدوخال، عقائد و اعمال واخلاق، ہنود اور انگریز سے گٹھ جوڑ و تنخواہ دار ہونے کا تذکرہ ان کی مستند کتب کے حوالہ جات سے کیا گیا ہے، قارئی حضرات کو شکوک و شبہات کے دلدل سے نکال کر صراطِ مستقیم پہ گامزن کرتی ہے، مضبوط ڈائی دار جلد، سفید کاغذ، طباعت آفسٹ بڑا سائز، قیمت ۶۶/۰۰ روپے

مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com

شہادت نواسہ سید الابرار

تصنیف مولانا عبدالسلام رضوی

اہل بیت عظام، خلفائے راشدین، ازواج مطہرات

شہدائے کربلا رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مفصل

حالات و فضائل و معرکہ کربلا پر مستند تذکرہ مع

حوالہ جات کتب معتبرہ از قرآن و احادیث مزارات

مقدسہ کی تصاویر سے مزین، اعلیٰ کتابت، بہترین سفید

کاغذ، آفسٹ طباعت، ڈائی دار مضبوط جلد قیمت ۷۵/ روپے

ناشر: مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com

خدا شوق دے تو مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ فرمائیں

جواہر البحار اوّل (اردو)	امام یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ	۴۲/۰۰
" دوم "	" " " "	۵۷/۰۰
جامع کرامات اولیاء اردو	" " " "	۶۶/۰۰
رسائل رضویہ (اوّل)	امام احمد رضا خاںؒ	۳۰/۰۰
رسائل رضویہ دوم	" " "	۳۶/۰۰
شہادت نواسۂ سیّد الابرار	مولوی عبد السلام رضوی	۷۵/۰۰
علم خیر الانام	مولوی عبد السلام رضوی	۳۰/۰۰
دیوبندی مذہب	مولانا غلام مہر علی صاحب چشتیاں	۶۶/-
ہمارا اسلام	مفتی خلیل احمد	۱۸/۰۰
خون کے آنسو	علامہ مشتاق احمد نظامی	۲۴/۰۰
حدائق بخشش اعلیٰ کاغذ	امام احمد رضا خاں بریلویؒ	۳۶/۰۰
گیارھویں شریف	صدر الافاضل سیّد نعیم الدین مراد آبادیؒ	۴/۵۰
مسلک امام ربانی	مولانا محمد سعید نقشبندی	۱۲/۰۰
تسکین الخواطر	علامہ احمد سعید کاظمی	۱۰/۵۰
دینِ مصطفےٰ	علامہ سیّد محمود احمد رضوی	۳۰/۰۰
نجد سے سہارنپور تک	مولانا کامل سہسرامی	۵/۲۵
شانِ صحابہ	علامہ سیّد محمود احمد رضوی	۲۱/۰۰

مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ • لاہور

Marfat.com

- قرآن پاک کا صحیح اور سب سے زیادہ مقبول ترجمہ
- مسلک اہل سنت وجماعت اور سلف صالحین کا سچا ترجمان
- بارگاہِ الوہیت کے تقدس اور احترامِ نبوت کا کما حقہ، پاسدار
- کوثر و تسنیم میں دھلی ہوئی زبان

کنز الایمان شریف

ترجمہ

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ العزیز

ذخیرہ
صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی
لاہور پاکستان

تفسیری حواشی

خزائن العرفان

مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی

قدس سرہٗ

نور العرفان

مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی

قدس سرہٗ

قرآن پاک کا ترجمہ خریدتے وقت مترجم کا نام یاد رکھیے

مولانا احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ

تاج کمپنی، چاند کمپنی، قرآن کمپنی اور مکتبہ اسلامیہ، لاہور کے مطبوعہ انتہائی دیدہ زیب مترجم قرآن پاک مختلف ہدیوں میں دستیاب ہیں

نوٹ: اس ترجمہ کے محاسن اور دیگر تراجم کے تقابلی مطالعہ کے لیے "محاسن کنز الایمان" ضرور پڑھیے، یہ کتاب ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مرکزی مجلس رضا نوری مسجد ریلوے اسٹیشن لاہور سے حاصل کیجیے!

مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com

- قرآن پاک کا صحیح اور سب سے زیادہ مقبول ترجمہ
- مسلک اہل سنت وجماعت اور سلف صالحین کا سچا ترجمان
- بارگاہِ الوہیت کے تقدس اور احترامِ نبوت کا کما حقہٗ پاسدار
- کوثر و تسنیم میں دھلی ہوئی زبان

کنز الایمان شریف

ذخیرہ

ترجمہ

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ العزیز

تفسیری حواشی

خزائن العرفان
مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی
قدس سرہٗ

نور العرفان
مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی
قدس سرہٗ

قرآن پاک کا ترجمہ خریدتے وقت مترجم کا نام یاد رکھیے
مولانا احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ

تاج کمپنی، چاند کمپنی، قرآن کمپنی اور مکتبہ اسلامیہ، لاہور کے مطبوعہ انتہائی دیدہ زیب مترجم قرآن پاک مختلف ہدیوں میں دستیاب ہیں

نوٹ: اس ترجمہ کے محاسن اور دیگر تراجم کے تقابلی مطالعہ کے لیے "محاسن کنز الایمان" ضرور پڑھیے، یہ کتاب ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مرکزی مجلس رضا نوری مسجد ریلوے اسٹیشن لاہور سے حاصل کیجیے!

مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com